ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کے

مُقابلہ میں

حضرت مسیح موعودؑ کی فتح مبین

مصنّفہ

حضرت مولانا شیخ عبد الرحمان صاحب مصری

ناشر

شعبہ دعوۃ وارشاد

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

باراول ستمبر سنہ ۱۹۴۹ء اہتمام سجاد آرٹ پریس لاہور تعداد پانچصد

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عقائد!

۱۔ ہم اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں۔
۲۔ ہم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور بالفاظ بانی سلسلہ:۔
"اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا"
"جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"
"میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلعم پر ختم ہو گئی"
"ہم نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں"
۳۔ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب مانتے ہیں جسکا کوئی حکم منسوخ نہیں نہ قیامت تک منسوخ ہوگا۔
۴۔ ہم آنحضرت صلعم کے بعد مجددین کا آنا مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اس امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو حدیث نبوی رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء کے مطابق انبیاء تو نہ ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان سے یقینی اور قطعی الہام کے ذریعہ سے کلام کرے گا۔
۵۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام آئمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنّت کے مسلمہ بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے ہوں اور نہ ہم کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدّد کو تحقیر و نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
۶۔ ہم ہر اس شخص کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے اصولاً مسلمان سمجھتے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔
۷۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کو زمانہ کا مجدد و مسیح و مہدی مانتے ہیں نیز انہیں زمرۂ انبیاء کا نہیں بلکہ زمرۂ اولیاء کا فرد یقین کرتے ہیں ان کے اپنے الفاظ ہیں "نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے" "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور ان لوگوں نے مجھ پر افترا کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے"

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی پیشگوئیوں کی حقیقت

اور

سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کا بیّن ثبوت

سوال :۔ ایک غیر از جماعت دوست نے دریافت کیا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے پیشگوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو جائیں گے اور اس کے مقابل مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ خدا تمہاری عمر بڑھا دے گا جب ہم واقعہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ مرزا صاحب فی الحقیقت تین سال کے اندر ہی فوت ہوئے اور ان کے الہام کے مطابق ان کی عمر نہیں بڑھائی گئی اس لئے ہم انہیں کس طرح سچا ملہم سمجھ لیں ممکن ہے یہ شبہ اور بھی کئی لوگوں کے دل میں پیدا ہو رہا ہو اس لئے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے ٹریکٹ ہذا میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئیوں کی حقیقت پر روشنی ڈالی جاتی ہے تا ایسا شبہ رکھنے والے تمام احباب اصل حقیقت سے واقف ہو جائیں۔

حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات میں مرکزی نقطہ

الجواب :۔ مکرمی! جہاں تک میں آپ کے مکتوب سے اخذ کر سکا ہوں آپ کے شبہ کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آپ ڈاکٹر عبدالحکیم اور حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات میں مرکزی نقطہ اس امر کو قرار

دیتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے پہلے الہام میں جو تین سال کی میعاد بتلائی گئی تھی اس سے حضرت مرزا صاحبؑ کی عمر زیادہ ہونی چاہیئے تھی اسی صورت میں حضرت مرزا صاحبؑ کا الہام سچا اور ڈاکٹر صاحب کا الہام جھوٹا ثابت ہو سکتا تھا چونکہ حضرت مرزا صاحبؑ اس میعاد کے اندر فوت ہو گئے اور آپ کی عمر تین سال سے زائد نہیں ہوئی اس لئے حضورؑ کا الہام آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں قرار دیا جاسکتا اور بناء بریں ان کو سچا ملہم بھی تسلیم نہیں کیا جاسکتا اگر میں آپ کے مکتوب کے مضمون کو صحیح سمجھا ہوں تو آپ کی تحریر کا اتنا ہی خلاصہ ہے۔

محترمی! جہاں تک میں نے ڈاکٹر صاحب اور حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات پر غور کیا ہے ان میں مرکزی نقطہ وہ نہیں جو آپ نے تحریر فرمایا ہے بلکہ ان دونوں کے الہامات میں مرکزی نقطہ وہ ہے جس کا ذکر حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات میں ان الفاظ میں آیا ہے "رب فرق بین صادق و کاذب" مندرجہ بالا الہام کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ درحقیقت عمر کا بڑھانا نہیں بلکہ سچے ملہم اور جھوٹے ملہم میں تمیز کر کے دکھلانا ہے خواہ وہ کسی طریق سے ہو اللہ تعالےٰ کی یہ غرض اگر عمر کے اضافہ سے ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ سے اس غرض کو حاصل کر لے گا اگر کسی اور طریق سے یہ غرض حاصل ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اسی طریق کو اختیار کر لے گا غرض تو ڈاکٹر صاحب کو حضرت مرزا صاحبؑ کے مقابلے میں جھوٹا ملہم ثابت کرنا ہے سو جیسا کہ میں آگے چل کر انشاء اللہ ثابت کروں گا اس کا جھوٹا ہونا خدا تعالیٰ نے دوسرے طریق سے ثابت کر دیا اور حضرت مرزا صاحبؑ کا الہام رب فرق بین صادق و کاذب پوری شان کے ساتھ پورا ہو گیا اور اس نے وقوع میں آکر حضرت مرزا صاحبؑ کے سچا ملہم ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

الہامات کی صحیح تاریخ اور ان میں مندرجہ پیشگوئی کا پورا ہونا

مکرمی! آپ نے حوالہ حضرت مرزا صاحبؑ کے اشتہار "خدا سچے کا حامی ہو" کا دیا ہے لیکن اس کے متعلق آپ کو یہ غلطی لگی ہوئی ہے کہ اس اشتہار میں مندرجہ الہامات ڈاکٹر صاحب موصوف کی پیشگوئی شائع ہونے کے بعد ہوئے ہیں یہ درست نہیں بلکہ الہامات جو حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے اشتہار "خدا سچے کا حامی ہو" مورخہ

۱۶ اگست ۱۹۰۶ء میں شائع فرمائے ہیں وہ درحقیقت ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی پیشگوئی کے جواب میں حضورؑ پر نازل نہیں ہوئے بلکہ ڈاکٹر مذکور کے الہام کے قریباً ڈیڑھ ماہ قبل نازل ہو چکے تھے چنانچہ ان کی تاریخ نزول ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء ہے (دیکھو تذکرہ صفحہ ۵۶۰) اور ڈاکٹر مذکور کا الہام ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کا ہے یعنی حضورؑ کے مندرجہ بالا الہامات کے قریباً ڈیڑھ ماہ بعد۔ اسی لئے اس میں عمر بڑھانے کا کوئی ذکر نہیں حضورؑ پر ان الہامات کا ڈیڑھ ماہ قبل نازل ہونا بتلاتا ہے کہ یہ تمام الہامات درحقیقت بطور پیشگوئی تھے گویا بالفاظ دیگر ان الہامات میں یہ بتلایا گیا تھا کہ عنقریب ایک ایسا شخص ظاہر ہونے والا ہے جو حضرت مرزا صاحبؑ کے صدق کو چیلنج کریگا لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو کاذب اور حضرت مرزا صاحبؑ کو صادق ثابت کر دیں گے یہ شخص آپ کے ہی الہامات سے آپ کی تاریخ وفات سرقہ کر کے آپ کی زندگی کی مدت تین سال مقرر کر کے اپنے آپ کو سچا ملہم ثابت کرنے کی کوشش کریگا لیکن خدا تعالیٰ آپ کی وفات کو اسی تاریخ کو وقوع میں لاکر جو آپ کے الہامات میں مقرر ہو چکی ہے آپ کو تو صادق ثابت کر دیگا اور اس جھوٹے ملہم کے الہام کو جھوٹا ثابت کرنے کے سامان پیدا کر دیگا جس سے اس کا کاذب ہونا دنیا پر واضح ہو جائے گا اسی طرح اس نے چونکہ ان الفاظ میں پیشگوئی کرنی تھی "مرزا کی جڑھ بنیاد اکھڑ جائے گی" دیکھو اس کی کتاب "اعلان حق" صفحہ ۷ ۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ۳۰ مئی والے الہامات کے نزول سے تین روز قبل یعنی ۲۷ مئی کو حضورؑ پر مندرجہ ذیل الہام نازل فرمایا "اریحك ولا اجیحك واخرج منك قوماً" فرماتے ہیں اس کے ساتھ ہی دل میں تفہیم ہوئی جس کا مطلب یہ تھا جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا ایسے ہی تجھے راحت پہنچاؤں گا اور تیری جڑھ بنیاد نہیں اکھڑنے دوں گا ڈاکٹر مذکور نے اپنے متعلق یہ الہام شائع کیا تھا YOU WILL SUCCEED یعنی تم کامیاب ہو گے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ڈاکٹر مذکور کی جڑھ بنیاد تو اکھڑ گئی جس کو ساری دنیا جانتی ہے اور اس کا الہام کامیابی کے متعلق جھوٹا ثابت ہوا لیکن اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحبؑ کو جو الہام ہوا تھا کہ تیری جڑھ بنیاد نہیں اکھڑنے دوں گا" اس کے مطابق آپ کی جڑھ بنیاد کا قائم رہنا اور ایک جماعت کا حضورؑ سے پیدا ہونا ساری دنیا کے مشاہدہ میں آ رہا ہے پس حضرت مرزا صاحبؑ کے اس الہام کا پورا ہونا بھی حضورؑ کو صادق ثابت کر رہا ہے حضورؑ کے الہامات میں حضورؑ

"[illegible] ۵

کے صدق کو چیلنج کرنے والے جس شخص کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی ۱۶ اگست والے اشتہار میں مذکور تھی اس کو سچا ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر عبدالحکیم پیدا ہُوا اور وہ خود ایسا چیلنج کر کے حضورؑ کے الہاموں کو سچا ثابت کرنے کا ذریعہ بن گیا ڈاکٹر مذکور کھڑا تو اس لئے ہوا تھا کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحبؑ کو ان کے دعویٰ ملہم من اللہ ہونے کو جھوٹا ثابت کرے لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ ایسا کرنے سے وہ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ ملہم من اللہ ہونے کو سچا ثابت کرنے کا موجب بن رہا ہے کیونکہ اس کا ایسا کرنے کے لئے کھڑا ہونا تو حضرت مرزا صاحبؑ کے الہاموں کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے مترادف ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات ہی تو بتلا رہے تھے کہ ایسا شخص پیدا ہونے والا ہے اور ڈاکٹر مذکور نے پیدا ہو کر بتلا دیا کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی پیشگوئیاں بالکل سچی ہیں۔

پھر اس کی پیشگوئی شائع ہونے کے ایک ماہ قبل یعنی ۱۱ جون ۱۹۰۶ء کو مندرجہ ذیل الہامات حضورؑ پر نازل ہوتے ہیں:۔

"ایک زلزلے کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہُوا[۵] مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے انا اخترناک۔ بجذاب الیم پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔"

ان الہامات میں پہلے زلزلہ کا جو نظارہ دکھلایا گیا ہے وہ اس طرح پورا ہُوا کہ حضورؑ کی وفات کے بعد ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی پوری ہو گئی اس طوفان نے لوگوں کے خیالات کو وقتی طور پر ایک دھکا لگایا اسی دھکا اور طوفان کو کشفی نظارہ میں زلزلہ سے تعبیر کیا گیا ہے اس طوفان کی طرف حضرت مرزا صاحبؑ کا الہام طوفان آیا وہی طوفان شر آئی بھی اشارہ کر رہا تھا یہ الہام حضورؑ کو ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء کو ہُوا لیکن اس نظارہ کے ساتھ جو الہام تھا اس کے مطابق حضورؑ کی قبولیت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا یہ الہامات بھی بطور پیشگوئی ہی تھے جنہوں نے پورا

[۵] لمن الملک الیوم للّٰہ الواحد القہار

ہو کر حضورؓ کی صداقت کو دلوں میں بٹھلا دیا اور ڈاکٹر مذکور کو کاذب ثابت کر دیا[۵] چنانچہ دیکھ لو کہ حضرت مرزا صاحبؓ کی عزت حضورؓ کے الہام کے مطابق بڑے بڑے آدمیوں کے دلوں میں بیٹھ چکی ہے چنانچہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سابق صدر پاکستان جو ملک اور ذوی الجبروت کی حیثیت رکھتے تھے اور مغربی پاکستان کے سابق گورنر ملک امیر محمد خان مرحوم نے حضورؓ کے لڑکے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی وفات پر افسوس اور تعزیت کی تاریں دیں ان کی موت پر اخباروں میں بھی اظہار افسوس کیا گیا اور یہ کھلی کھلی دلیل ہے اس بات پر کہ حضورؓ کی تعظیم کا جذبہ بڑے بڑے لوگوں کے دلوں میں بھی پیدا ہو چکا ہے۔

ان الہامات میں اس بات کی بھی پیشگوئی کی گئی تھی کہ وقت آنے والا ہے کہ آپ کے کسی دشمن کو ذلت اور رسوائی کے عذاب کا نشانہ بننا پڑے گا چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم کو ان کی پیشگوئیوں کے جھوٹا ہونے پر لوگوں کی نظر میں ذلیل ہونا پڑا اسی طرح مولوی ثناء اللہ کو بھی یہ رسوائی نصیب ہوئی کہ وہ اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق مسیلمہ کذاب کا مثیل ثابت ہوا۔

حضرت مرزا صاحب کی یہ دو پیشگوئیاں کہ ان کی جڑ بنیاد نہیں اکھڑے گی اور کہ ان کی عزت اور احترام بڑے بڑے لوگ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے جس شان سے پوری ہوئی ہیں اس کا انکار کوئی منصف مزاج انسان نہیں کر سکتا اس سلسلے میں حضرت مرزا صاحبؓ نے قبل از وقت اور بھی پیشگوئیاں شائع کی تھیں جو سب کی سب وقوع میں آئیں جن کا ذکر بعد میں آئیگا ان سب پیشگوئیوں نے پورا ہو کر حضرت مرزا صاحبؓ کی صداقت پر اور بھی چار چاند لگا دیئے لیکن ان کا ذکر کرنے سے قبل حضرت مرزا صاحبؓ کے صادق ہونے کے ثبوت میں قارئین کرام کے غور کے لئے خود ڈاکٹر صاحب کی ہی ایک تحریر اور ان کے ایک خواب کو قارئین کرام کے سامنے پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب اپنے رسالہ ذکر الحکیم ۵ صفحہ پر حضرت مرزا صاحبؓ کو مخاطب کرتے ہوئے حضورؓ کے متعلق اپنے اعتقاد کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"مجھے آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں وہی ایمان ہے کہ آپ مثیل مسیح

[۵] نیز ثابت کر دیا کہ دنیا پر حکومت اسی کی ہے جو واحد اور سب پر غالب ہے

ہیں ۔ مسیح ہیں ۔ مثیل انبیاء ہیں "

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر حضورؑ کے دعاوی کی تصدیق میں اپنا مندرجہ ذیل خواب بھی پیش کرتے ہیں :۔ " ایک مولوی محمد حسن بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے حضورؑ کے سخت مخالف تھے ان کی نسبت خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ اگر وہ مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا تو پلیگ سے ہلاک ہو جائے گا اس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک ہوادار کشادہ مکان میں تھی یہ خواب میں نے اس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزان کو سنا دیا تھا اور ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا "

ظاہر ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحبؑ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ مسیح الزمان ہونے میں جھوٹے تھے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب مذکور نے بعد میں ظاہر کرنا شروع کر دیا تو ماننا پڑیگا کہ ڈاکٹر صاحب کے خالہ زاد بھائی مولوی محمد حسن بیگ حضرت مرزا صاحبؑ کی مخالفت کرنے اور ان کو جھوٹا سمجھنے اور جھوٹا کہنے میں حق بجانب تھے ایسی صورت میں تو ڈاکٹر صاحب کا خالہ زاد بھائی خدا تعالیٰ کی طرف سے مستحق انعام تھا نہ کہ مستحق عذاب لیکن ہوتا اس کے اُلٹ ہے یعنی انکا خالہ زاد بھائی حضرت مرزا صاحبؑ کی مخالفت کی وجہ سے جن کا دعویٰ مسیح الزمان ہونے کا تھا ڈاکٹر صاحب کے خواب کے مطابق خدائی عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے اب جائے غور ہے کہ خدا تعالےٰ ایک وقت میں تو ڈاکٹر صاحب کو یہ بتلاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ اپنے دعویٰ مسیح موعودؑ ہونے میں راست بازی سے کام لے رہے ہیں اور دوسرے وقت میں انہیں یہ بتلایا جائے کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحبؑ اپنے دعوے میں کاذب ہیں حالانکہ خدا تو ایک ہی ہے اس کی زبان سے تو یہ دو متضاد باتیں نکل ہی نہیں سکتیں پہلی بات نے تو وقوع میں آکر اپنے سچا ہونے کا ثبوت بھی بہم پہنچا دیا ہے اور یہ زبردست دلیل ہے اس امر کی کہ دوسری بات یقیناً حقیقی خدا کی طرف سے نہیں بلکہ میاں تیلہ کاذب و صادق کے ماتحت شیطان کی طرف سے ہے میرے خیال میں اس حقیقت کو آپ جیسے عقلمند اور زیرک انسان کے لئے سمجھنا مشکل نہیں کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالےٰ ایک مدعی کو اس کے دعوے میں راستباز بھی کہے اور

جھوٹا بھی کہے خود ڈاکٹر صاحب جیسے جھوٹے ملہم کے الہام میں ہی دخل شیطانی کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

مندرجہ بالا تمہید کے بعد اب میں آپ کے غور کے لئے اصل الہامات کو پیش کرتا ہوں ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب اعظم مرحوم و مغفور کو لکھا کہ انہیں ۱۲ رجولائی ۱۹۰۶ء کو مندرجہ ذیل الہامات ہوئے ہیں :۔

"مرزا مسرف، کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی ہے۔

اس الہام کی رُو سے گویا آخری حد پیشگوئی کے پورا ہونے کی ۱۱ رجولائی ۱۹۰۹ء قرار پاتی ہے اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے اشتہار "خدا سچے کا حامی ہو" مورخہ ۱۶ ر اگست ۱۹۰۶ء میں اپنے ان الہامات کو شائع کیا جو حضورؑ پر ۳۰ رمئی اور ۱۱ رجون ۱۹۰۶ء کو نازل ہو چکے تھے جو یہ ہیں :۔

" خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق " (دیکھو اشتہار " خدا سچے کا حامی ہو" مورخہ ۱۶ ر اگست ۱۹۰۶ء)

یہ الہامات تو ڈاکٹر مذکور کے الہام سے ڈیڑھ ماہ قبل کے بطور پیشگوئی کے تھے جس پیشگوئی کو خود ڈاکٹر مذکور نے ہی اپنے عمل سے سچا ثابت کر دیا اس لئے ان میں صرف حضورؑ کی عظمت شان اور حضورؑ کے صادق ہونے کے دلائل ہی بیان کئے گئے ہیں اور دشمنوں پر غالب رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہے حضورؑ کی صداقت کے دلائل تو عرصہ دراز سے ظاہر ہوتے چلے آرہے تھے اور دشمنوں پر حضورؑ کا غلبہ بھی لوگ مشاہدہ کرتے چلے آرہے تھے ان الہامات میں گویا اب یہ بتلایا گیا ہے کہ ڈاکٹر مذکور کے مقابلہ میں مزید ثبوت بھی حضورؑ کے غلبہ کا لوگوں کو مل جائے گا اور اس کے بالمقابل ڈاکٹر صاحب کا کاذب ہونا بھی ثابت ہو جائے گا اور دنیا پر ظاہر ہو جائے گا کہ اس کے الہامات مندرجہ ذیل قرآنی آیات

الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب اور آیت الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین کے ماتحت تھے جن کو شہاب ثاقب اور شہاب مبین نے بالآخر غلط ثابت کر کے اس کو یقذفون من کل جانب دحورا کے مضمون کو پورا کرتے ہوئے چاروں طرف سے لعن طعن اور ذلّت کا مورد بنا دیا جیساکہ واقعات سے ثابت ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے الہامات ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت مرزا صاحبؑ کو نعوذ باللہ مسرف، کذاب، عیار، شریر قرار دیا گیا تھا اور اپنے آپ کو مقبول درگاہ الٰہی ظاہر کیا گیا تھا اس کے جواب میں حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے "خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں" یعنی یہ علامتیں اے میرے بندے تم میں تو پائی جاتی ہیں ڈاکٹر مذکور میں قطعاً نہیں پائی جاتیں اگر دنیا اسی ایک امر میں تم دونوں میں مقابلہ کرنا چاہے تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ تم دونوں میں سے کون خدا کے ہاں مقبول ہے قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خدا کے مقبول بندوں کی مندرجہ ذیل علامتیں بیان کی گئی ہیں سو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علامتیں حضرت مرزا صاحبؑ اور ڈاکٹر مذکور میں کس میں پائی جاتی ہیں۔

علامت اوّل:۔ دوسروں کے مقابلے میں کثرت سے ان کی دعاؤں کا قبول ہونا

ڈاکٹر مذکور کے الہام کی تاریخ یعنی ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء سے قبل حضرت مرزا صاحبؑ کی دعاؤں کی قبولیت کے نمونے اس کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ ایک طالب حق کی تسلی کے لئے کافی سے بھی زیادہ ہیں صرف یہی نہیں بلکہ تمام سجادہ نشینوں، مشائخ، مشہور صوفیاء، علماء وغیرہ کو چیلنج کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی اس علامت میں مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ خدا مقابلہ میں کس کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے لیکن کسی کو میدان مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اس مقابلہ کے متعلق ایک تجویز آپ نے یہ بھی پیش کی کہ چند مریض جو شدید مرضوں میں مبتلا ہوں انہیں قرعہ اندازی کے ذریعے آپس میں تقسیم کر لیا جائے اور فریقین اپنے حصّہ کے

مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کریں اور دیکھا جائے کہ کس فریق کے حصہ کے مریض زیادہ شفایاب ہوتے ہیں حضورؑ نے اپنے مخالفین کی غیرت کو جوش دلانے کے لئے یہاں تک کہا کہ آپ لوگوں کو دعویٰ ہے کہ آپ رسول اللہ صلعم کی گدی پر بیٹھے ہوئے ہیں اب اس کرامت کے ذریعہ اپنے دعویٰ کی صداقت کو ثابت کریں مگر ان لوگوں میں ذرہ بھر بھی حرکت پیدا نہ ہوئی قبولیت دعا کے کثیر التعداد نمونوں کو یہاں نقل کرنا تو مشکل ہے صرف ایک نمونہ کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں جس کی قبولیت کا خاکسار خود عینی شاہد بھی ہے دعا کا یہ نمونہ قریباً قریباً مردہ کو زندہ کرنے کے مترادف ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ قادیان کے مدرسہ کے ایک طالب علم کو دیوانہ کتے نے کاٹ لیا اسے شملہ کے قریب مقام کسولی میں علاج کے لئے بھیجا گیا کیونکہ اس زمانہ میں سگ دیوانہ کے کاٹے ہوؤں کا علاج اسی جگہ ہوتا تھا وہاں سے شفایاب ہو کر یہ طالب علم قادیان واپس آگیا لیکن چند ماہ کے بعد اس پر دیوانگی کے آثار نمودار ہو گئے جو سگ دیوانہ کے کاٹنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں یعنی پانی سے خوف زدہ ہونے لگ پڑا اور روشنی سے بیزاری کا اظہار کرنے لگ پڑا فوراً اسے بورڈنگ سے نکال کر ایک الگ مکان کے تاریک کمرے میں رکھا گیا جہاں روشنی کا گذر نہ تھا اور تار کے ذریعہ مریض کے مفصل کوائف سے کسولی کے معالجین کو اطلاع دی گئی یہ لڑکا چونکہ والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اور حیدرآباد دکن جیسے دور دراز علاقے سے برائے حصول علم قادیان میں والدین نے بھیجا تھا اس لئے حضرت اقدس مرزا صاحبؑ کے دل میں اس کے لئے خاص درد پیدا ہوا جس کے نتیجہ میں حضورؑ نے اس کی شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا کرنی شروع کی کسولی سے تو جواب آیا SORRY

NOTHING CAN BE DONE FOR ABDUL KARIM

لیکن دعا نے یہ اثر دکھلایا کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضورؑ کو ایک دوا بتلائی جس کے دینے سے مرض میں افاقہ ہونا شروع ہو گیا اور مریض چند دنوں میں شفایاب ہو گیا قبولیت دعا کا یہ ایسا نمونہ ہے کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی کیونکہ اس وقت تک انسانی طب میں سگ دیوانہ کے کاٹنے کا اثر نمودار ہو جانے کے بعد اس کا علاج دریافت نہیں ہوا تھا بلکہ شاید ابھی تک بھی اس کا علاج دریافت نہیں ہوا

اسی لئے کسولی کے ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا تھا۔ ایسا مریض درحقیقت مُردہ کے حکم میں ہی شمار ہوتا تھا کیونکہ اس کا خاتمہ موت پر ہی ہُوا کرتا تھا چنانچہ جب کسولی کے ڈاکٹروں کو اس کی شفایابی کی اطلاع دی گئی تو وہاں سے ایک شخص نے مندرجہ ذیل مضمون کا خط لکھا:۔

"سخت افسوس تھا کہ عبدالکریم جس کو دیوانہ کُتّے نے کاٹا تھا اس کے اثر میں مبتلا ہوگیا مگر اس بات کو سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ وہ دعا کے ذریعہ سے صحت یاب ہوگیا ایسا موقعہ جان بر ہونے کا کبھی نہیں سُنا یہ خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعا کا اثر ہے۔ الحمدللہ"

علامت دوم :۔ سورۃ الطلاق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنے اگر متقی انسان مشکلات میں پھنس جائے تو اللہ تعالےٰ اس سے صحیح سلامت نکلنے کے سامان پیدا کردیتا ہے اور اگر اس کو رزق کی تنگی کا سامنا ہو جائے تو اس کو ایسی جگہوں سے رزق بہم پہنچانے کے انتظامات کردیتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

اس علامت نے بھی حضرت مرزا صاحبؑ کے وجود میں پورا ہوکر اس بات کا یقینی ثبوت بہم پہنچا دیا کہ حضرت مرزا صاحبؑ اللہ تعالےٰ کے معیار کے مطابق فی الحقیقت متقی تھے اور اس کے دربار میں مقبول بندوں میں شمار ہوتے تھے مخالفین نے حضورؑ کو مختلف نوعیت کے مقدمات میں پھنسا کر آپ کو عدالت سے سزا دلوانے کی متعدد کوششیں کیں یہاں تک کہ اقدام قتل جیسا سنگین مقدمہ بھی آپ کے خلاف دائر کردیا اور ہندو، مسلمان عیسائی سب نے مل کر اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان تمام مقدمات میں عموماً اور اس سنگین مقدمہ میں خصوصاً آپ کو عزت کے ساتھ بری کروایا اور دشمنوں کو حضورؑ کے مقابلہ میں ناکامی ونامرادی کے ساتھ ہمیشہ ذلیل وخوار ہی ہونا پڑا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کی مقبولیت کا مزید ثبوت بہم پہنچانے کے لئے حضورؑ کو تمام مقدمات میں قبل از وقت بری ہونے کی بشارتیں بھی عطا فرمائیں۔

علامت سوم: ۔ اور اس ذریعہ سے مومنوں کی اصل علامت کو بھی آپ ۔
وجود میں پورا کرکے دکھلا دیا جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ یونس ع ۷ کی اس آیت میں پایا
جاتا ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین
اٰمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ
لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم اور اسی طرح اس علامت
کو بھی حضورؑ کے وجود میں پورا کردیا جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ حم سجدہ ع ۲ میں
پایا جاتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل
علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی
کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ
اس قسم کے مقدمات میں انسان پر طبعاً خوف کے بادل چھا جاتے ہیں اور لازماً
وہ غم کا شکار ہو جاتا ہے لیکن ان آیات میں خدا تعالیٰ نے حقیقی مومن اور حقیقی متقی
کو بشارت دیتا ہے کہ خوف اور غم کے یہ تمام بادل چھٹ جایا کریں گے کیونکہ فرشتے تمہاری
مدد پر کمر بستہ کھڑے ہیں اور یہ خدا کا ایسا وعدہ ہے جو کبھی نہیں ٹلے گا مومن حقیقی کے
مخالفین خواہ کتنا ہی زور لگائیں مگر خدا کے ان کلمات کو وہ کبھی بدل نہیں سکیں گے۔

علامت چہارم: ۔ سورۃ الانفال ع ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
یا ایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ۔ اے مومنو!
اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرقان یعنی حق اور
باطل میں فیصلہ کر دینے والے نشانات عطا کرے گا چنانچہ اس کے نمونے بھی حضورؑ
کی زندگی میں بکثرت پائے جاتے ہیں ہندوؤں کے مقابلہ میں لیکھرام کا پیشگوئی کے
مطابق قتل ہونا عیسائیوں کے مقابلہ میں ہندوستان میں آتھم کا پیشگوئیوں کے مطابق
نہایت ذلت آمیز موت کا شکار ہونا اور امریکہ میں ڈوئی کا عبرتناک ہلاکت کا مورد بننا
اور مسلمانوں میں احمد بیگ ہوشیارپوری، مولوی غلام دستگیر قصوری الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ
چراغ دین جموں والا، سعد اللہ لدھیانوی کا ہلاک ہونا اور اس کا ابتر رہنا عبد الحق غزنوی

کا ابتر رہنا، فقیر مرزا کی ہلاکت، مولوی غلام رسول رسل بابا کی ہلاکت، مولوی محمد حسن فیضی وغیرہ کی ہلاکت، غرضیکہ بہت سے لوگ اپنی ہلاکت سے ثابت کر گئے کہ حق حضرت مرزا صاحبؑ کے ساتھ ہی تھا اور یہ تمام لوگ باطل پر تھے اور ان سب کی ہلاکت حق اور باطل میں فرقان کا کام دے رہی تھی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کو ہی عطا کیا گیا فرقان کے اور بھی بہت سے پہلو ہیں لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف مندرجہ بالا پہلو کے ذکر پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

علامت پنجم:۔ قرآن کریم نے لا یمسہ الا المطہرون فرما کر بتلا دیا ہے کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف صرف مطہر بندوں پر ہی کھولے جائیں گے چنانچہ جلسہ مذاہب اعظم لاہور کے موقعہ پر حضرت مرزا صاحبؑ کے مضمون کا تمام مضمونوں پر بالا رہنا جن میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مضمون بھی شامل تھے زبردست دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک حضرت مرزا صاحبؑ ہی اس زمانہ میں مطہر بندوں میں قرار دیئے جاتے تھے آپ نے اپنے مضمون کے غالب رہنے کے متعلق بھی پیشگوئی پیش از وقت ہی شائع کر دی تھی۔

مضمون طول پکڑتا جاتا ہے اس لئے میں باقی علامات کو چھوڑتا ہوں بہرحال قرآن کریم میں سچے مومنوں اور خدا کے مقبول بندوں کے متعلق جس قدر بھی علامات بیان ہوئی ہیں وہ سب کی سب حضرت مرزا صاحبؑ کے وجود میں پائی جاتی تھیں جس سے ثابت ہوا کہ حضورؑ کے الہام میں مندرجہ ذیل الفاظ " خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں " فی الحقیقت خدا کی طرف سے ہی تھے اور ان میں ڈاکٹر مذکور اور دیگر تمام مخالفین کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ حضورؑ کے ساتھ اتنے لمبے عرصہ سے جو خدا کا سلوک چلا آرہا ہے اس پر غور کریں اور دیکھیں کہ کیا ایسا سلوک وہ اپنے مقبول بندوں سے روا رکھتا ہے یا مسرف، کذاب، عیار اور شریر بندوں سے روا رکھتا ہے کیا ڈاکٹر مذکور کے وجود میں بھی لوگوں نے مقبولیت کے ایسے نمونے دیکھے ہرگز نہیں اس لئے اس کا دعویٰ مقبول ہونا بے دلیل تھا۔

دوسرا الہام اس کے بعد الہام کے الفاظ یہ ہیں " اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں " ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئی سے قبل بھی متعدد لوگوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کی ہلاکت کی پیشگوئیاں کیں آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے آپ کو ذلت و رسوائی کے گڑھوں میں دھکیلنے کی متعدد کوششیں کی گئیں لیکن ان تمام منصوبوں اور کوششوں کے مقابلہ میں ہمیشہ حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے سلامتی کی ہی بشارتیں ملتی رہیں اور وہی پوری ہوتی رہیں دشمنوں کو ہمیشہ اپنی تدبیروں اور منصوبوں میں ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا چنانچہ آپ نے ان الہامی الفاظ کی تشریح میں یہی لکھا " ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے " آپ کا انجام دنیا کے سامنے ہی ہے اسلام کی خدمت کرتے کرتے ہی آپ کا وصال ہوا گویا دم واپسین تک آپ کی قلم اسلام کی برتری ثابت کرنے میں ہی مصروف رہی چنانچہ پیغام صلح کی تصنیف میں ہی مصروف تھے کہ آپ کی وفات ہوئی پھر آپ کی وفات پر مسلمانوں کے سمجھ دار طبقہ کو جو صدمہ ہوا وہ ان آراء سے ظاہر ہے جو آپ کی موت پر ان کی قلم سے نکلیں اس سے بڑھ کر عزت کی موت اور کیا ہو سکتی ہے کہ دوست دشمن سب ہی مرنے والے کی موت پر رنج و غم میں مبتلا ہوں اور آپ کی پاکیزہ زندگی کی شہادت دیں اور یک زبان ہو کر بول اٹھیں کہ آج ایک زبردست حامی اسلام دنیا سے اٹھ گیا جس نے عیسائیوں آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کا ساری عمر ناطقہ بند رکھا اس جیسا حامی اسلام اب صدیوں تک پیدا نہیں ہو سکتا جس نے تمام عمر اسلام کا جھنڈا بلند رکھا ہو دیکھو وہ آراء جو حضرت کی وفات پر منکرین اسلام اور مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ نے ظاہر کیں اور مسیح موعودؑ کی سب سے بڑی علامت قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں یہی تو بیان ہوئی ہے کہ وہ تمام دیگر ادیان پر اسلام کو غالب کر کے دکھلائے گا اور اس کے ہاتھ سے تمام ادیان باطلہ دلائل و براہین کی رو سے ہلاک ہوں گے صرف اسلام کے ہی زندہ دین ہونے کا ثبوت اس کے ذریعہ ملے گا۔

تیسرا الہام :۔ " ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا " چنانچہ دیگر مذاہب کو تو الگ رکھیں

خود مسلمانوں کے علما اور مشائخ وغیرہ نے ان پر غلبہ حاصل کرنے کی کتنی کوشش کی مگر ہر میدان میں زک اٹھا کر پسپا ہی ہوتے رہے آپ نے ان سب کو قرآن کریم کی تفسیر نویسی کی طرف دعوت دی عربی زبان میں مقابلہ کی دعوت دی دعاؤں میں مقابلہ کی دعوت دی نشان نمائی میں مقابلہ کی دعوت دی مباہلہ کی دعوت دی کیا اس حقیقت کا انکار کیا جا سکتا ہے کہ ان سب مقابلوں میں ہمیشہ آپ ہی غالب رہے کوئی بھی آپ پر غالب نہیں آسکا ڈاکٹر مذکور کی کیا ہستی تھی کہ مندرجہ بالا امور میں حضرت مرزا صاحبؑ کا مقابلہ کر سکتا یا کسی اور طریق سے حضورؑ پر غالب آسکتا اپنے پیش کردہ طریق میں حضورؑ پر غالب آسکتا اپنے پیشکردہ طریق میں بھی اسے بالآخر مغلوب ہی ہونا پڑا جس کا ثبوت آگے آتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالٰے نے اپنے فرستادوں کے لئے یہی علامت بیان فرمائی ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی اللہ تعالٰے نے یہ مقدر کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے فرستادہ ہی ضرور بالضرور ہمیشہ غالب رہیں گے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون و ان جندنا لھم الغالبون اور پھر سورۃ المؤمن ع ۶ میں فرمایا انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد یعنی خدا کا اپنے فرستادوں کے متعلق پہلے سے یہ فیصلہ ہوچکا ہوا ہے کہ مقابلہ کی صورت میں بھی اور بغیر مقابلہ بھی نصرت الٰہی انہی کے شامل حال ہوگی اور ہمارے یہ فرستادے اور ان پر ایمان لانے والے بندے ہمارے لشکر ہیں جن کے لئے ہم نے غلبہ ہی مقدر کیا ہوا ہے اب آپ دیکھ لیں کہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ ہر میدان مقابلہ میں اپنے مخالفوں اور حریفوں پر غالب ہی رہے ہیں یا نہیں ۔ یہ تمام الہامات درحقیقت ڈاکٹر مذکور اور اس کی تحریروں پر خوش ہونے والے لوگوں کے لئے بطور تنبیہہ کے ہیں اور ایسے سب لوگوں کو توجہ دلا رہے ہیں کہ اتنے طویل عرصہ سے آپ لوگ حضرت مرزا صاحبؑ کی کامیابیوں اور غلبہ کو مشاہدہ کر رہے ہیں پھر اس کے باوجود ڈاکٹر مذکور کی تحریروں اور اس کے الہاموں کو وقعت دے رہے ہیں اور ان کو قابل التفات

چوتھا الہام اور فرشتوں کی تلوار کا مطلب ۴

مندرجہ بالا الہامات میں حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو زبردست ثبوتوں سے پیش کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ خاص اس شخص کو مخاطب کرتا ہے جس نے حضورؑ کی صداقت کو لوگوں کی نظر میں مشتبہ کرنا تھا۔ فرمایا "فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے"

میں اوپر بتلا چکا ہوں کہ ڈاکٹر مذکور نے الامن خطف الخطفۃ اور الا من استرق السمع کے ماتحت تین سال کی میعاد والی پیشگوئی کی تھی اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ تعالےٰ نے بالکل ابتداء میں ہی آپ کی عمر کی مدت بتلائی ہوئی تھی مگر وہ لوگوں سے مخفی چلی آتی تھی جب اس کا وقت قریب آیا تو ۱۹۰۵ء میں متعدد بار الہاموں کے ذریعہ حضور کو بتلایا گیا کہ قرب اجلک المقدر قل میعاد ربک یعنی عمر کا جو اندازہ آپ کو بتلایا ہوا ہے وہ اجل مقدر اب قریب آ گئی ہے اور تیرے رب کی بتلائی ہوئی وہ میعاد اب تھوڑی رہ گئی ہے وہ میعاد کتنی رہ گئی ہے اس کو ایک رؤیا کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ یہ رؤیا ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء کو اخبار الحکم میں شائع ہوئی۔ فرمایا:-

"چند روز کا ذکر ہے کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفّٰی اور مقطر پانی ہے اس کے ساتھ الہام تھا "آب زندگی"

یہ رؤیا اور الہام میعاد کو صاف طور پر متعین کر رہے تھے ڈاکٹر مذکور نے خود یا اس کے ملہم شیطان نے یہاں سے سرقہ کر کے تین سال کی مدت شائع کروا دی لیکن اللہ تعالےٰ نے بھی ایسے سرقہ کرنے والوں کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے یہ انتظام کیا ہوا ہے جس کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے:-
فاتبعہ شہاب ثاقب اور فاتبعہ شہاب مبین یعنے شہاب ثاقب اور شہاب مبین اس شیطان کے پیچھے لگ کر اس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیتے

ہیں شہاب کی یہ دو الگ الگ صفتیں ان کے دو الگ الگ کاموں کو مدنظر رکھ کر بیان کی گئی ہیں۔ ایک صفت کی رُو سے تو وہ صادق کی صداقت کو روشن کر دیتا ہے اور دوسری صفت کی رُو سے کاذب کے کذب کو واضح کر دیتا ہے پس حضرت مرزا صاحبؑ کے الہام میں جو فرشتوں کی تلوار کا ذکر ہے اس سے مراد وہی شہاب ثاقب ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے چنانچہ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ڈاکٹر مذکور کے شیطان پر فرشتوں کا ایسا حملہ ہوا کہ اس نے یعنی اس کے شیطان نے آخر ڈاکٹر مذکور پر جھوٹا الہام نازل کر کے اُسے کسی کو منہ دکھلانے کے قابل نہ رہنے دیا چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جیسے عنید اور سخت مخالف دشمن کو بھی یہ لکھنا پڑا:-

"ہم خدا لگتی کہنے سے رُک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہیہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ رمئی ۱۹۰۸ء کے "اہل حدیث" میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ رساون یعنی ۴ راگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے کہ "۲۱ رساون" کو کی بجائے "۲۱ رساون تک ہوتا تو خوب ہوتا"

(اہلحدیث ۱۲ رجون ۱۹۰۸ء)

اب آپ دیکھ لیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ایڈیٹر پیسہ اخبار دونوں نے ڈاکٹر صاحب پر کیسی پھبتی اڑائی ہے اور اس کے کاذب ہونے کا برملا اعلان کیا ہے اس سے بڑھ کر ڈاکٹر مذکور کی اور کیا ذلت ہوگی اور اس سے بڑھ کر اور کونسا ذہنی عذاب اس کے لیے ہوگا کہ تمام لوگوں کی نظر میں اس کا کاذب ہونا ظاہر ہو گیا اور سب کو یہ پتہ لگ گیا کہ ڈاکٹر مذکور جس قدر الہام شائع کر رہا تھا وہ سب درحقیقت شیطانی ہی تھے اور اس کا شیطان محض ڈاکٹر کو دھوکہ دے

رہا تھا ورنہ خدا سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔

۲۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو حضرت مرزا صاحبؑ پر مندرجہ ذیل الہام نازل ہوتا ہے:۔

انا نریئنک بعض الذی نعدھم تزید عمرک یعنی جو وعدے ہم نے ان کے ساتھ کئے ہوئے ہیں ان میں بعض ہم ضرور تجھے بھی پورا ہونے ہوئے دکھلا دیں گے یعنی تیری زندگی میں ہی پورے ہو جائیں گے اور تیری عمر میں بھی زیادتی کر دیں گے اب یہ نا قابل انکار حقیقت ہے کہ حضورؑ کی وفات تک کئی پیشگوئیاں آپ کی پوری ہوئیں اور چونکہ دشمن کی پیشگوئی ۳ سالہ میعاد والی ابھی قائم تھی اس لئے بطور تسلی فرما دیا کہ اس کا فکر نہ کرو ہم عمر میں اضافہ کرنے پر بھی قادر ہیں اس کی پیشگوئی کو ہم نے بہرحال جھوٹا ثابت کرنا ہے لیکن اس کا جھوٹا ہونا خدا نے دوسرے طریق سے ثابت کر دیا اس لئے عمر میں اضافہ کی ضرورت ہی پیش نہ آئی کیونکہ یہ وعدہ تو مشروط تھا ڈاکٹر مذکور کے میعاد سہ سالہ کو قائم رکھنے کی شرط کے ساتھ

ڈاکٹر مذکور کا اعلان منسوخ

لیکن ڈاکٹر مذکور کے شیطان نے تو کئی قلابازیاں کھائیں سہ سالہ میعاد کو اس نے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اپنے مندرجہ ذیل الہام سے منسوخ کر دیا لکھا۔

" اللہ نے مرزا کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۱ر جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ " مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا "

اس الہام کی رو سے میعاد یکم ستمبر ۱۹۰۸ء تک بنتی تھی یہ پہلی قلابازی تھی جو ڈاکٹر مذکور کے شیطان نے فرشتوں کی تلوار سے خوف زدہ ہو کر کھائی لیکن فرشتوں کی تلوار ابھی اس کا پیچھا کر رہی تھی پھر اس سے خوفزدہ ہو کر اس نے دوسری قلابازی کھائی اور ڈاکٹر مذکور کے منہ سے یہ کہلوایا:۔

" الہام ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء مرزا ۱۲ر ساون سمت ۱۹۶۵ب مطابق ۴ر اگست

۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائے گا۔"

لیکن فرشتے اسے کب چھوڑتے تھے جب تک کہ ان کی تلوار کا رعب اس کو پوری طرح جھوٹا ثابت نہ کر لے چنانچہ تیسری قلابازی اس نے یہ کھائی کہ ڈاکٹر مذکور سے ۸ مئی ۱۹۰۸ء کو یہ شائع کروا دیا:-

"مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاوے گا۔"

اس اعلان پر فرشتوں کی تلوار میان میں چلی گئی کیونکہ اس اعلان سے ڈاکٹر مذکور اور اس کے شیطان کے جھوٹ کی قلعی کھل جانی تھی جیسا کہ کھل گئی کیونکہ حضورؑ کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وقوع میں آ گئی۔

"کو" اور "تک" والے دو مختلف الہام

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اصل تو "تک" ہی تھا ڈاکٹر صاحب سے غلطی سے "کو" لکھا گیا اصل میں ڈاکٹر صاحب نے وہی الہام اخباروں کو دوبارہ بھیجا تھا جس میں "تک" تھا غلطی سے ان سے "کو" لکھا گیا ایسے لوگوں کا خیال درست نہیں یہ ایک نہیں بلکہ دو الگ الگ الہام ہیں جس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ پہلا الہام "تک" والا ۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کا ہے اور دوسرا الہام جس میں "کو" ہے وہ ۸ مئی ۱۹۰۸ء کا ہے دوسرا ثبوت یہ ہے کہ خود ڈاکٹر مذکور ۸ مئی کو اخبار والوں کو لکھتا ہے: "یہ مرزا قادیانی کے متعلق میرے جدید الہامات شائع کر کے ممنون فرمائیں" گویا اس الہام کو وہ نیا الہام تسلیم کرتا ہے۔

تیسرا ثبوت اس کا یہ ہے کہ ڈاکٹر مذکور نے خود لکھا ہے کہ "۴ اگست تک والی میعاد منسوخ کی گئی" دیکھو اعلان الحق ص ۹

چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث میں اور پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے بھی اپنے اخبار میں ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئیوں کو غلط قرار دیا حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔

۲۳ر جنوری ۱۹۰۸ء کو حضرت مرزا صاحبؑ پر یہ الہام نازل ہوتا ہے انی انا الرحمان اصرف عنک سوء الاقدار یعنی دشمن جو تیرے لئے بُری قدر کی پیشگوئی کر رہا ہے میں رحمان ہوں میں تجھ سے اس کی برائی کو پھیر دوں گا یعنے تجھ تک یہ نہیں پہنچ سکے گی چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا پھر یکم فروری ۱۹۰۸ء کو دو الہام نازل ہوتے ہیں (۱) روشن نشان (۲) ہماری فتح ہوئی ۔ چنانچہ ان دونوں الہاموں کے مطابق حضورؑ کی وفات نے حضورؑ کے اپنے الہاموں کے مطابق وقوع میں آ کر ایک طرف روشن نشان کا ثبوت بہم پہنچا دیا اور دوسری طرف ساتھ ہی دشمن کی پیشگوئیوں کو غلط ثابت کر کے حضورؑ کی فتح کا بھی ڈنکا بجا دیا۔ حضورؑ کا ایک الہام یہ بھی تھا " فتح ہے تمہاری تمہارے نام کی " یعنے فتح تو تمہیں ہی حاصل ہو گی لیکن اس کا ظہور تمہاری وفات کے بعد ہو گا اس لئے وہ فتح تمہارے نام کی طرف منسوب ہو گی تم خود اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہو گے لیکن لوگ تسلیم کریں گے اور بول اٹھیں گے کہ اس مقابلہ میں فتح حضرت مرزا صاحبؑ کی ہی ہوئی جیسا کہ تسلیم کر لیا گیا جیسا کہ مولوی ثناء اللہ اور ایڈیٹر پیسہ اخبار کی شہادتوں سے ظاہر ہے یہ الہام ۱۵ر اپریل ۱۹۰۸ء کا ہے۔

۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بذریعہ مندرجہ ذیل الہام دوبارہ بنیاد کے قائم رکھنے کا یقین دلایا جاتا ہے " لا یھدم بناؤک " یعنے تیری قائم کی ہوئی عمارت کو گرایا نہیں جائے گا بلکہ اسے قائم رکھا جائے گا بناء سے مراد حضورؑ کی قائم کردہ جماعت ہی ہے جو باوجود شدید مخالفتوں کے دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے جس شان سے پیشگوئی کو سچا ثابت کر رہی ہے ساری دنیا کے مشاہدہ میں آ رہی ہے۔

پانچواں الہام حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پانچویں الہام میں ایسی دلیل پیش کی ہے جو بطور ایک زبردست اصل کے تمام صادق ماموران الٰہی کی صداقت کو پرکھنے کے لئے بطور ایک کسوٹی کے کام دیتی ہے یعنی ضرورت زمانہ فرمایا " پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا " یعنے ساری دنیا میں جن میں مسلمان بھی شامل ہیں گمراہی کے ایسے خطرناک بادل چھائے

ہوئے تھے کہ وہ بغیر کسی عظیم الشان مصلح کے چھوٹ سکتے ہی نہ تھے عقل سے کام لیتے ہوئے بتلاؤ کہ کیا ایسے تاریکی کے زمانہ میں کسی دجّال نے ظہور کرنا تھا یا کسی عظیم الشان مامور نے۔ پس اگر تم غور سے کام لیتے تو زمانہ کی حالت دیکھ کر ہی سمجھ جاتے کہ وقت خود کسی عظیم الشان مصلح کو پکار پکار کر بلا رہا ہے اسی لئے حضرت مرزا صاحبؑ نے خود اس الہام کی تشریح میں فرمایا۔

"یعنی تو نے اس بات پر غور نہ کیا کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہؐ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی"۔

کیا ڈاکٹر مذکور کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی گمراہی اس کے وجود سے دور ہو سکتی ہے حضرت مرزا صاحبؑ کے ذریعہ تو ہزاروں دل گمراہی کی تاریکی سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں آ گئے ڈاکٹر مذکور سے تو ایک شخص بھی پاک نہ ہو سکا ہزاروں دلوں کو ہدایت کی روشنی سے منور کر دینا کیا کوئی معمولی کارنامہ تھا کیا ایسے کارنامے بجز ماموران الٰہی کسی اور سے بھی سرانجام دیئے گئے ہیں۔

چھٹا الہام | چھٹے الہام کے الفاظ رب فرق بین صادق و کاذب و انت تری کل مصلح و صادق میں کھول کر بتلایا کہ اگر تم لوگ گذشتہ ثبوتوں اور نشانوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار نہیں تو اب پھر خدا تعالیٰ صادق اور کاذب میں فرق کر کے تم پر حجت پوری کر دے گا کیونکہ تم خواہ کچھ ہی کہو خدا کو تو علم ہے دونوں میں سے کون صادق اور کون مصلح ہے ڈاکٹر مذکور یا حضرت مرزا صاحبؑ! چنانچہ خدا کی فعلی شہادت نے حضرت مرزا صاحبؑ کو صادق اور ڈاکٹر مذکور کو کاذب ثابت کر کے دنیا پر ایک دفعہ پھر حجت پوری کر دی۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے اصلاح کا کس قدر عظیم الشان کام کیا ہے چنانچہ مسلمانوں کے مفکرین نے آپ کی وفات پر اپنی آراء کا اظہار کر کے آپ کے اصلاحی کاموں کا کھلم کھلا اعتراف کر کے بتلا دیا کہ خدمت دین اور حمایت اسلام کا جو عظیم الشان کام آپ کے ذریعہ وقوع میں آیا وہ خود آپ کی صداقت پر

زبردست ثبوت کا کام دے رہا ہے حضرت مرزا صاحبؑ کے مندرجہ بالا الہاموں سے ڈاکٹر مذکور کا کاذب ہونا ایسا نمایاں ہو جاتا ہے کہ کسی کو انکار کی گنجائش ہی نہیں رہ سکتی لیکن ذیل میں ایک اور طریق سے بھی اس کا کاذب ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

حضرت مرزا صاحبؑ کو بعض خاص امراض سے محفوظ رکھنے کی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو بعض خاص امراض سے محفوظ رکھنے کی بشارتیں دیں چنانچہ یکم اکتوبر کے قریب جو بشارت آپ کو خداوند کریم کی طرف سے ملی اس کو آپ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں :۔

"مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید درد سر جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً ۲۵ برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً ۲ ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا لہذا میں دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے ایک دفعہ عالم کشف میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بلا سیاہ رنگ چارپائے کی شکل میں جو بھیڑ کے قد کے مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے پر حملے کرنے لگی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی صرع ہے تب میں نے اپنا داہنا ہاتھ زور سے اس کے سینے پر مارا اور کہا دور ہو تیرا مجھ میں حصہ نہیں تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ درد شدید بالکل جاتی رہی صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے دوسری مرض ذیابیطس تقریباً ۲۰ برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی

ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے
بول میں شکر پائی گئی ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کی رُو سے انجام ذیا بیطس
کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے جو مہلک ہوتا
ہے سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا نزلت الرحمۃ علیٰ ثلث
العین وعلی الاخریین یعنے تین عضو پر رحمت نازل کی گئی آنکھ اور دو اور
عضو پر اور پھر جب کاربنکل کا خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا "السلام علیکم"
سو ایک عمر گذری کہ میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فالحمد للہ"

اس بشارت میں ایک تو نزول الماء سے آنکھوں کو محفوظ رکھنے کا وعدہ مذکور
ہے دوسرے صرع سے محفوظ رکھنے کا وعدہ تیسرے سرطان سے محفوظ رکھنے کا وعدہ
مذکور ہے چنانچہ آخر عمر تک یہ وعدہ پورا ہوتا رہا پھر ۹ راکتوبر کو مندرجہ ذیل بشارت ملی۔

" اے عبد الحکیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور
مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے "

اس الہام کو درج کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

" اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبد الحکیم میرا نام رکھا گیا ہے "

یہ عجیب بات ہے کہ دشمن کا نام بھی عبد الحکیم ہے لیکن وہ اسم بامسمّٰی نہیں یعنی
الحکیم خدا کے عبد ہونے کے کوئی آثار اس میں نہیں پائے جاتے بلکہ واقعات نے اُسے
عبد الشیطان ثابت کیا ہے جیسا کہ واقعات سے ثابت ہے ڈاکٹر مذکور نے حضرت مرزا
صاحبؑ کی مندرجہ بالا بشارتوں میں جب بعض بیماریوں سے محفوظ رکھا جانے کے وعدہ کو
دیکھا تو اس کے شیطان نے ۳۰ راکتوبر ۱۹۰۶ء کو ایک خاص مرض میں مبتلا ہونے کی
پیشگوئی شائع کرادی چنانچہ ۳۰ راکتوبر ۱۹۰۶ء کو اس نے یہ الہام شائع کیا " مرزا
پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہو گیا " یہ اس لئے اس نے لکھا کہ حضرت مرزا صاحبؑ
کے الہامات میں پھیپھڑے کا ذکر نہیں اس کے اس الہام کے جھوٹا ہونے کے متعلق ساری
دنیا واقف ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحبؑ اس مرض سے فوت نہیں ہوئے ڈاکٹر مذکور

گو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک ضرر سے محفوظ رکھنے کا وعدہ بھی تو کیا ہوا ہے جس میں پھیپھڑے کی مرض بھی تو آ جاتی ہے کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس کو جھوٹے الہامات ہوتے تھے جو یا تو شیطانی تھے یا اس کے اپنے ہی دماغ کے خیالات کی غمازی کرتے تھے پھر اس پر ہی اس نے بس نہیں کی بلکہ ۸ رمئی ۱۹۰۸ء کو اخباروں میں شائع کروا دیا کہ مرزا ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو مہلک مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ مہلک مرض سے مراد اس کی وہی پھیپھڑے والی مرض ہی ہو سکتی تھی جس کا اظہار وہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء والے الہام میں کر چکا تھا جو غلط ثابت ہوا۔ اب اس کے عبدالشیطان ہونے میں کیا شبہ باقی رہا نہ تو حضرت مرزا صاحبؑ اس کے الہام کے مطابق ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے اور نہ ہی آپ پھیپھڑے کی مرض سے فوت ہوئے بلکہ وہ خود پھیپھڑے کی مرض سے ہی فوت ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ بعض اوقات جب کوئی شخص کسی مقبول الٰہی بندہ کی جو خراب حالت خواب میں دیکھتا ہے درحقیقت وہ اس کی اپنی ہی حالت ہوتی ہے اس کے ساتھ اس نے یہ پیشگوئی بھی کی کہ "مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائے گی" اور اپنے متعلق لکھا YOU WILL SUCCEED لیکن اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحبؑ کو خداوند کریم کی طرف سے یہ بشارت ملی" اریحك ولا اجیحك واخرج منك قوماً" میں تجھے راحت عطا کروں گا اور تیری جڑ بنیاد نہیں اکھڑنے دوں گا بلکہ اس کے بالمقابل تجھ سے ایک قوم نکالوں گا۔ اب دنیا دیکھ سکتی ہے کہ دونوں مدعیان الہام میں سے کس کا الہام سچا نکلا۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی جڑ بنیاد تو اکھڑی نہیں بلکہ الہام کے مطابق ہر ملک میں آپ کے نام لیوا پیدا ہو چکے ہیں اور دن بدن ان میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ آپ کی روحانی نسل میں بھی ترقی ہو رہی ہے اور جسمانی نسل بھی پھیل رہی ہے لیکن اس کے بالمقابل ڈاکٹر ڈگلس جس نے YOU WILL SUCCEED کا دعویٰ کیا تھا اس کی جڑ بنیاد اکھڑ چکی ہے اس کو دنیا میں کوئی جانتا بھی نہیں۔ اس کے نام کا ذکر اگر ہوتا ہے تو ابوجہل کی طرح

حضرت مرزا صاحبؑ کے ذکر کے ضمن میں آتا ہے کیونکہ ابوجہل کی طرح یہ بھی حضرت مرزا صاحبؑ کی کامیابی کا ایک نشان ہے۔

محترمی غور فرمائیں کہ کیا حضرت مرزا صاحبؑ کے الہام رب فرّق بین صادق وکاذب کی رُو سے ابھی صادق اور کاذب میں فرق نہیں ہوا کیا ڈاکٹر مذکور کے چاروں الہامات جھوٹے ثابت نہیں ہوئے نہ حضرت مرزا صاحب ۴ راگست ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے نہ پھیپھڑے کی مرض سے فوت ہوئے نہ ان کی جڑ بنیاد اکھڑی اور نہ وہ خود کامیاب ہوا۔ اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحبؑ کا ایک ایک الہام سچا ثابت ہوا جس سے ان کا خدا کی نظروں میں صادق ہونا اور ڈاکٹر مذکور کا خدا کی نظروں میں کاذب ہونا ثابت ہو گیا اور یہی حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات میں مطلوب تھا چنانچہ دیکھئے کہ جب ڈاکٹر مذکور نے اعلان کیا کہ مرزا ۴ راگست ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں یہ اس کا آخری الہام تھا تو حضرت مرزا صاحبؑ نے اعلان کیا "اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راست باز کون ہے" پورے حوالہ کی عبارت یہ ہے:-

"عرب صاحب عبدالحی نے عرض کیا کہ میں پٹیالہ سے آیا ہوں عبدالحکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ آنے والے ۱۲ ساون کو یعنی ۴ راگست کو آپ کی وفات ہو جاوے گی لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے حضرت اقدسؑ نے فرمایا کل یحمل علی شاکلتہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راست باز کون ہے۔"

یہ گفتگو ۱۹ رمئی کو ہوئی اور ۲۴ رمئی کے بدر کے صفحہ ۷ کالم دو اور تین میں شائع ہوئی حضورؑ کے الفاظ کو واقعات نے کس صفائی سے ثابت کر دیا کہ راست باز حضرت مرزا صاحبؑ ہی تھے جو اپنے الہامات میں مقررہ میعاد میں فوت ہوئے اور ڈاکٹر عبدالحکیم مذکور جھوٹا ملہم تھا کیونکہ اس کی مقررہ میعاد غلط ثابت ہوئی (دیکھو اخبار بدر مؤرخہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷) چنانچہ اس کے دو دن بعد یعنی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضورؑ کی وفات وقوع میں آجاتی ہے جس سے حضورؑ کا راستباز ہونا اور ڈاکٹر مذکور کا

کاذب ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ اس نے حضرت مرزا صاحبؑ کی تاریخ وفات ۴ر اگست ۱۹۰۸ء مقرر کردی تھی جو غلط ثابت ہوئی۔

حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت کو ثابت کرنیوالے دیگر الہامات

۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو حضورؑ پر تین الہامات نازل ہوتے ہیں جن کا صحیح مفہوم حضورؑ اس وقت نہیں سمجھ سکے لیکن بعد میں واقعات نے ان کی حقیقت اور ان کا صحیح مفہوم کھول کر بیان کردیا

اوّل الہام :- ان المنایا لا تطیش سہامہا ہے یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے دوسرا الہام ان المنایا قد تطیش سہامہا یعنے موتوں کے تیر یقیناً خطا جاتے ہیں اب بظاہر یہ دونوں[ص] ہی درست ثابت ہوئے ہیں واقع یہ ہے کہ ایک تو حضرت مرزا صاحبؑ کو اپنی موت کے متعلق الہامات ہو رہے تھے اور وہ بالکل واضح تھے چنانچہ پہلا الہام تو یہ بتلا رہا تھا کہ آپ کی موت کا جو وقت ہم نے اپنے الہامات میں مقرر کیا ہوا ہے اس کا تیر تو خطا نہیں جائے گا ان الہامات کے مطابق آپ کی موت ٹھیک اسی مقررہ وقت پر ہی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن اس کے بالمقابل دوسرا الہام یہ بتلا رہا ہے کہ دشمن جو آپ کی موت کے اوقات مقرر کررہا ہے اس کے تیر خطا جائیں گے یعنی آپ کی موت اس کے مقرر کردہ وقت یعنی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو نہیں ہوگی جس سے اس کے چلائے ہوئے تیروں کا خطا ہونا ثابت ہو جائے گا چنانچہ مارچ ۱۹۰۵ء کا الہام ہے کہ :- بادشاہِ وقت پر جو تیر چلا دے

اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے

چنانچہ عبدالحکیم مذکور کو اپنے اسی تیر سے ناکامی کی ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑا جو اس نے وقت کے امام یعنی روحانی بادشاہ پر اسے ناکام ثابت کرنے کے لئے چلایا تھا تیسرا الہام یہ ہے :- "رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت" یعنی بلا تو آئی تھی مگر خیر سے گذر گئی یعنے دشمن نے جو تین سال میعاد اور چودہ ماہ میعاد اور ۴ر اگست کی میعاد آپ کی موت کے لئے مقرر کی تھی اگر وہ اسی میعاد کو قائم رکھتا تو فی الحقیقت، وہ ایک بلا تھی لیکن اس

ص الہامات متضاد نظر آتے ہیں لیکن واقعات کو سامنے رکھ کر اگر ہم ان پر غور کریں تو دونوں

میعاد کو منسوخ کر دینے کی وجہ سے وہ بلا ٹل گئی جس سے ان المنایا خذ تطیش سھامھا والی بات بھی پوری ہو گئی۔

عمر کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ کے اپنے الہامات

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی وفات ان کے اپنے الہامات کے مطابق ہوئی اس لیے مناسب سمجھتا ہوں کہ ان تمام الہامات سے آپ کو مطلع کروں جو آپ کی عمر پر دلالت کرتے ہیں اس کے متعلق سب سے پہلا الہام حضورؑ کو ۱۸۶۵ء میں بدیں الفاظ ہوا :۔" ثمانین حولاً او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنین وتریٰ نسلاً بعیداً " دوسرے الہام میں ہے ۸۰ سال سے دو چار کم یا چند سال زیادہ۔ اس کے متعلق حضورؑ نے فرمایا :۔ "چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تاکہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا اس لئے پہلے ہی سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا" یعنی مندرجہ بالا الہام سے نوازا۔

حضورؑ کی وفات کے بعد جب حضورؑ کی پیدائش کی تاریخ کے متعلق مکمل طور پر چھان بین کی گئی تو ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ تاریخ پیدائش ثابت ہوئی پس قمری لحاظ سے آپ کی عمر بالکل مندرجہ بالا الہام کے مطابق ہوئی یعنی ۷۶ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ اب آپ غور فرمائیں وفات سے قریباً ۴۳ سال قبل اپنی عمر کی تعیین کر دینا کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے انسانی عمروں کے اندازے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے ھوالذی خلقکم من طین ثم قضی اجلاً و اجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون (الانعام ع ۱) اس آیت سے ظاہر ہے کہ انسان کی اجل مسمیٰ اللہ تعالیٰ کے ہی قبضہ اور اسی کے علم میں ہے اس کے بتلائے بغیر کوئی انسان خود بخود اس پر آگاہی حاصل نہیں کر سکتا اس معاملہ میں قیاس آرائیوں سے کام نہیں چل سکتا کیونکہ ہزاروں ناگہانی حوادث کا انسان شکار ہو سکتا ہے جن سے انسانی قیاس غلط ثابت ہو جاتا ہے مسٹر گاندھی نے تمام طبی احتیاطوں سے کام لیتے ہوئے اور اپنی خوراک کو خاص انتظام کے ماتحت رکھتے ہوئے اپنی عمر کے متعلق ۱۲۵ برس کا اندازہ لگایا تھا مگر ایک شخص کی

گولی سے اپنے اس قیاسی اندازے سے قبل ہی ہلاک ہوگیا لیکن اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحبؑ کے ہزاروں دشمن تھے اور دشمن بھی جانی دشمن تھے جو ہر وقت آپ کو ہلاک کرنے کے منصوبے بناتے رہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے صرف ۸۰ سال کے قریب عمر کی تعیین ہی نہ کی تھی بلکہ یہ بھی فرمادیا تھا انی متوفیک ورافعک الیّ یعنی تجھے غیر طبعی طریقہ سے کوئی نہیں مار سکے گا تیری موت طبعی طریق سے ہی ہوگی اور تجھے معزز بناؤں گا پھر فرمایا:-

"موت کے بعد پھر تجھے حیات بخشوں گا جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوجایا کرتے ہیں میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤنگا"

یہ ۱۹۰۶ء کا الہام ہے موت کے بعد دنیا میں بھی آپ کی زندگی کا ثبوت مل رہا ہے کہ آپ کے متبعین کی تعداد باوجود شدید مخالفت کے دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور وہ جیسا کہ اس الہام سے ظاہر ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ مخالفین پر غالب آتے چلے جارہے ہیں اور آپ کے متبعین کے ہی ذریعہ اسلام کا عَلَم بھی بلند ہورہا ہے جس قدرت نمائی سے آپ اٹھائے گئے وہ بھی عیاں ہے پھر آپ نے الہام کے مطابق نسل بعید کو بھی دیکھ لیا پھر آپ کو الہام ہوتا ہے نحییک حیوٰۃ طیبۃ جیسی پاکیزہ زندگی آپ کی گذری ہے دوست دشمن سب اسے تسلیم کرتے ہیں پھر آپ کو الہام ہوتا ہے ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ولکید اللہ اکبر اب اس حقیقت کا کون انکار کرسکتا ہے کہ آپ کے مخالفین نے آپ کو ہلاک کرنے میں کس قدر ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور کیسی کیسی زبردست تدبیریں اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیئے کام میں لائے لیکن خدا کی تدبیر ہی غالب رہی جس نے ان لوگوں کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے حضرت مرزا صاحبؑ کو اپنے وعدہ کے مطابق ان کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھا۔

۱۸۹۹ء میں آپ کو الہام ہوتا ہے "تیری عزت اور جان سلامت رہے گی اور دشمنوں کے حملے جو اسی بدغرض کے لیئے ہیں ان سے تجھے بچایا جائے گا" پھر ۱۹۰۰ء میں آپ کو الہام ہوتا ہے ویریدون ان یقتلوک - یعصمک اللہ یکلأک اللہ انی حافظک عنایت اللہ حافظک - پھر ۱۹۰۱ء میں الہام ہوتا ہے :- فری مبین

مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں"۔ حفاظت الٰہی کے متعلق یہ چند الہامات ہیں تے بطور اختصار درج کر دیئے ہیں ورنہ حفاظت کے متعلق تو اور بھی متعدد الہامات ہیں جن کو طوالت کے خوف سے ترک کر دیا ہے۔

ایک نکتہ:۔ پیشتر اس کے کہ میں عمر کے متعلق مزید الہامات درج کروں ۱۸۶۵ء والے سب سے پہلے الہام کے متعلق ایک بات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ بات یہ ہے کہ الہامات جن کا تعلق کسی ایسی خبر کے ساتھ ہوتا ہے جس نے آئندہ کسی زمانہ میں وقوع میں آنا ہوتا ہے اس کی اصل حقیقت اسی وقت منکشف ہوتی ہے جب وہ وقوع میں آجاتی ہے خود ملہم بھی اس کی پوری حقیقت سے بعض اوقات آگاہ نہیں ہوتا جیسا کہ عمرہ والی پیشگوئی کے متعلق حضرت نبی کریم صلعم خود بھی آگاہ نہ ہو سکے کہ اس کا وقوع کب اور کس شکل میں ہوگا اسی طرح ہجرت کے مقام کے متعلق بھی آنحضور صلعم کا خیال درست نہ نکلا۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اپنے اہل میں سمجھنے میں غلطی کھائی اور خیال کر لیا کہ اللہ تعالےٰ نے اہل کو طوفان سے محفوظ رکھنے کا جو وعدہ دیا ہے اس میں ان کا لڑکا بھی شامل ہے۔

الہام میں "یا" "یا" کی وجہ

اب اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم حضور کے الہام کے الفاظ پر غور کرتے ہیں تو اسے بالکل واقعات کے مطابق پاتے ہیں پہلا سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ٹھیک ٹھیک تعین کرنے کی بجائے ۸۰ سال یا دو چار کم یا چند سال زیادہ کیوں کہا اور اصل عدد کو مخفی کیوں رکھا اب واقعات ہمیں بتلاتے ہیں کہ جس وقت یہ الہام نازل ہوا یعنی ۱۸۶۵ء میں اس وقت آپ کا کوئی دشمن نہ تھا لیکن خدا تعالیٰ عالم الغیب جانتا تھا کہ اس بندہ سے میں نے مسیح موعود کا دعویٰ کروانا ہے اور اس دعوے کے ساتھ ہی اس کے خلاف دشمنی کی آگ بھڑک اُٹھے گی جس کے نتیجہ میں لوگ اس کی موت کی بھی پیشگوئیاں کریں گے اگر صحیح عدد بتلا دیا جاتا اور اس کے مطابق موت واقع ہو جانے سے کئی لوگ آپ کی سچائی کے متعلق شبہ میں پڑ جاتے اس لئے اللہ تعالےٰ نے صحیح عدد کو مخفی رکھا اور ایسے رنگ میں

اس کا اظہار کیا کہ پیشگوئی پوری ہو کر خودبخود اپنی صداقت کا یقین دلا دے چنانچہ دیکھ لیں ۸۰ سے دو چار کم کے الفاظ کس صفائی سے پورے ہوئے ہیں یعنی ۷۶ سال کی عمر میں آپ کی وفات وقوع میں آئی۔

الفاظ اوتزید علیہ سنین کی حکمت

اب جب ہم الہام کے الفاظ اوتزید علیہ سنین پر غور کرتے ہیں تو اس کی ضرورت اور حکمت بھی واقعات کی روشنی میں واضح ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ بوجہ عالم الغیب ہونے کے جانتا تھا کہ ایک شخص پیدا ہوگا جو حضورؓ کے الہامات سے ہی حضورؓ کی عمر کا اندازہ کر کے پیشگوئی کر دے گا کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو جائیں گے جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضورؓ کے کوری ٹینڈ طوائے خواب اور الہام سے اندازہ کر کے پیشگوئی کر دی۔ اب یہ واقعہ ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضورؓ کی وفات حضورؓ کے اپنے الہام کے مطابق تین سال کے اندر ہی ہونی تھی اب اگر اس عرصہ میں وفات ہو جاتی تو لوگوں نے شور مچا دینا تھا کہ ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئی سچی نکلی اور حضورؓ کا الہام ان کی نظر میں مشتبہ ہو جاتا پس ایسی حالت میں ضروری تھا کہ ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضورؓ کو تسلی دی جاتی کہ آپ کی عمر کو بڑھا دیا جائے گا اب یہ واقعہ چونکہ پیش آنے والا تھا جو اللہ تعالیٰ کے علم سے مخفی نہیں رہ سکتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے عمر کے متعلق جو سب سے پہلا الہام نازل کیا اس میں بھی اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اوتزید علیہ سنین کے الفاظ بڑھا دیئے گویا بالفاظ دیگر ۱۸۶۵ء میں ہی یہ پیشگوئی کر دی کہ تیری زندگی میں ایسا واقعہ بھی پیش آنے والا ہے جس کی وجہ سے تجھے بطور تسلی یہ کہا جائے گا کہ تیری عمر میں زیادتی کر دی جائے گی ڈاکٹر مذکور کے الہام کے بعد جو عمر میں زیادتی کر دینے کا الہام حضورؓ کو ہوا وہ اسی الہام اوتزید علیہ سنین کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا تھا پس الہام میں اوتزید علیہ سنین کے الفاظ بغیر حکمت کے نہیں تھے بلکہ ان کے اندر رہی حکمت کارفرما تھی جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے گویا یہ الفاظ اپنے اندر ایک پیشگوئی

دکھتے تھے جو اپنے وقت پر آکر پوری ہو گئی۔

وفات کے متعلق واضح الہامات

یہ امر پہلے واضح کیا جا چکا ہے کہ حضورؑ کی تاریخ پیدائش حضورؑ کی زندگی میں مخفی رہی کسی نے صحیح طور پر اس کو دریافت کرنے کی کوشش ہی نہیں کی وفات کے بعد ہی اس کی ضرورت پیش آئی تو تحقیق سے وہ تاریخ ثابت ہوئی جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے لیکن خدا کو تو علم تھا اس لئے اسکے نزدیک جب وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے مامور کو اس کا علم دینا شروع کر دیا چنانچہ اپریل ۱۹۰۵ء کو مندرجہ ذیل الہام آپ پر نازل ہوا قرب اجلك المقدر یعنی تیری عمر کے متعلق جو اندازہ ہم نے تجھ کو تبلایا ہوا ہے اس کے پورا ہونے کا وقت اب قریب آگیا ہے اس الہام کے قریباً تین سال بعد ہی آپ کی وفات ہوئی اور یہ الہام اس کثرت کے ساتھ ہوا کہ اس نے حضورؑ پر حضور کی زندگی کو سرد کر دیا اور حضورؑ نے فوراً اپنی جماعت کے لئے وصیت لکھ دی جس میں آپ کے بعد جماعت کے نظام کو چلانے کے لئے ہدایات درج کر دیں پھر ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو رؤیا ہوا۔فرمایا:۔

" ایک شخص نے مجھے کنوئیں کی ایک کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفیٰ اور مقطر پانی ہے اس کے ساتھ الہام تھا " آب زندگی " اس کے ساتھ ہی یہ الہام بھی تھا قل میعاد ربك یعنی جو میعاد ہم نے ۱۸۶۵ء میں مقرر کی تھی وہ اب تھوڑی رہ گئی ہے یہ خواب اور الہام صاف طور پر تبلا رہے ہیں کہ قریباً ۲/۱ ۲ سال بعد آپ کی وفات ہو گی اور ایسا ہی وقوع میں آیا۔

پھر ۵ار نومبر ۱۹۰۵ء کو الہام ہوتا ہے " زندگیوں کا خاتمہ۔ کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو " اب یہ حقیقت ہے کہ کفن میں لپیٹ کر صبح کے وقت ہی آپ کی نعش مبارک صندوق میں رکھی گئی جو قادیان میں لایا جا کر قبر میں رکھا گیا۔

پھر ۲۹ر نومبر ۱۹۰۵ء کو مندرجہ ذیل الہامات ہوئے:۔

(۱) قل میعاد ربك (۲) بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں (۳) اس دن

سب پر اُداسی چھا جائے گی (۴) قرب اجلك المقدر

پھر ۶ ر اور ۷ ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو مندرجہ ذیل الہامات ہوئے (۱) قرب اجلك المقدر۔ ولا نبقی لك من المخزیات ذکراً قلّ میعاد ربك ولا نبقی لك من المخزیات شیئاً قرب اجلك المقدر ولا نبقی لك من المخزیات شیئاً و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اب دیکھ لیں کہ خدا کے بتلائے ہوئے وقت مقررہ پر وفات نے وقوع میں آکر ثابت کر دیا کہ فی الحقیقت ساری حمد کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ڈاکٹر عبدالحکیم کا شیطان حمد سے محروم ہے۔

پھر ۱۳ ر اور ۱۴ ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو مندرجہ ذیل الہامات ہوئے کبرت فتنة یعنی ایک بڑا فتنہ برپا ہونے والا ہے جس نے عبدالحکیم کی پیشگوئی کی شکل میں ظاہر ہو کر ان الفاظ کو سچا ثابت کر دیا۔

اس کے بعد الہام ہوا جاء وقتك یعنی تیری وفات کا وقت تو اب بہر حال آگیا ہے اس کا فتنہ اس میں روک نہیں بن سکے گا۔

ونبقی لك الاٰیات باھرات جاء وقتك ونبقی لك الاٰیات بیّنات واقعات نے ثابت کر دیا کہ آپ کی وفات بھی آیات بیّنات میں سے تھی۔

پھر ۲۰ ر فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا "افسوسناک خبر آئی ہے" فرماتے ہیں اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف سے ہوا۔ اب یہ واقعہ ہے کہ حضورؑ کی وفات لاہور میں ہی ہوئی اور قادیان اور دوسرے تمام شہروں میں لاہور کے دوستوں کی طرف سے ہی یہ خبر پہنچائی گئی۔

پھر ۲۳ ر فروری ۱۹۰۷ء کا رؤیا فرماتے ہیں "رؤیا میں گویا میں کہتا ہوں یا کسی نے کہا ہے کہ اب جنازہ جا کر پڑھیں گے" اب یہ بھی حقیقت ہے کہ لاہور میں یہی کہا گیا کہ حضورؑ کا جنازہ قادیان جا کر پڑھیں گے چنانچہ قادیان میں ہی پڑھا گیا۔

پھر ۲ ر مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا انت الذی طار الی روحه

پھر ۷ر مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا " ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لاتے ہیں " چنانچہ لاہور سے حضور کی لاش کفن میں لپیٹ کر ہی قادیان میں لائی گئی۔

پھر ۶ر و ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوتا ہے :۔ " موت قریب "

پھر ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو مندرجہ ذیل الہامات ہوتے ہیں (۱) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (۲) ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللہ خیر و ابقی چنانچہ اس الہام کے مطابق ۲۶ر مئی کو وفات ہوئی اور ۲۷ر مئی کو قادیان میں دفن ہوئے الہام کے الفاظ اللہ خیر و ابقی زبردست قرینہ ہے اس بات پر کہ الہام میں مذکورہ واقعہ موت کے ہی متعلق تھا (۳) خوشیاں منائیں گے چنانچہ حضور کی وفات پر بعض شوریدہ سر مخالفین نے خوشیاں بھی منائیں (۴) بعد ستة واحدة ۱۹۰۷ء میں یہ الہام ہوا اور ۱۹۰۸ء میں مخالفوں نے خوشیاں منائیں (۵) وقت رسید

پھر ۷ر مارچ ۱۹۰۸ء کو فرمایا " الہام ہوا ' ماتم کدہ " فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے چنانچہ ۲۷ر مئی کو جنازہ قادیان میں آیا اور قادیان ماتم کدہ بن گیا اول تو ۲۶ر کو خبر آتے ہی ماتم کدہ بن گیا تھا۔

پھر ۲۶ر اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوتا ہے " مباش ایمن از بازی روزگار "

پھر ۹ر مئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوتا ہے " الرحیل ثم الرحیل "

پھر ۱۰ر مئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوتا ہے " مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار "

پھر ۲۰ر مئی ۱۹۰۸ء کو الہام ہوتا ہے " الرحیل ثم الرحیل والموت قریب "

اس سلسلہ میں یہ آخری الہام ہے چنانچہ اس کے پانچ دن بعد یعنی ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضور اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ طوالت کے خوف سے میں نے وفات پر دلالت کرنے والے بہت سے الہامات کا ذکر ترک کر دیا ہے صرف مندرجہ بالا الہامات کے ذکر پر ہی اکتفا کیا ہے قارئین کرام مندرجہ بالا تمام الہاموں پر غور کر کے خود ہی نتیجہ نکال لیں کہ کیا حضور کی وفات ڈاکٹر عبدالحکیم کے الہاموں کے ماتحت ہوئی ہے یا حضور کے اپنے الہاموں کے مطابق ہوئی ہے ہر شخص جانتا ہے کہ موت و حیات اللہ تعالیٰ کے ہی قبضہ میں ہے خدا تعالیٰ

کا اپنے کسی بندہ کو اس کثرت سے اس کی موت کے وقت پر مطلع کرنا۔ اگر ایک طرف خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے عالم الغیب ہونے اور کائنات کی تمام اشیاء پر تصرف تام رکھنے والا ہونے کا بیّن ثبوت بہم پہنچا رہا ہے تو دوسری طرف اس بندہ کے مقرب و مقبول الٰہی ہونے پر بھی برہان ساطع کا کام دے رہا ہے کاش حضرت مرزا صاحبؑ سے تعلق پیدا نہ کرنے والے اور ان کو مامور الٰہی تسلیم نہ کرنے والے حضورؑ کے اس قسم کے الہامات کو غور کی نظر سے دیکھیں اور اس کے نتیجہ میں آپ سے حقیقی اور دلی تعلق پیدا کر کے خدا کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے کی سعادت سے مشرف ہوں۔

حضرت مرزا صاحبؑ کے اشتہار "تبصرہ" کی پیشگوئیاں

سائل نے حضرت مرزا صاحبؑ کے اشتہار "تبصرہ" کا بھی ذکر کیا ہے اس لئے اس اشتہار میں حضورؑ نے اپنی جن پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے ان سے بھی قارئین کرام کو آگاہ کرنا ضروری ہے سب سے پہلے اس میں حضورؑ نے اپنے لڑکے مبارک احمد کی پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے اس لئے یہاں بھی اسی کا ذکر پہلے کیا جاتا ہے۔

مبارک احمد کی پیدائش اور وفات کا آیات اللہ ثابت ہونا

حضرت مرزا صاحبؑ کا ایک لڑکا مبارک احمد نامی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو فوت ہوتا ہے مخالفین اس پر خوشیاں مناتے ہیں حالانکہ اگر وہ انصاف اور تقویٰ سے کام لیتے تو اس کی وفات میں بھی انہیں حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر زبردست دلیل مل سکتی تھی لیکن تعصّب اور بے جا دشمنی انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ روز روشن کی طرح چمکنے والے واقعات بھی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں اشتہار "تبصرہ" میں چونکہ سب سے پہلے اسی کا ذکر ہے اور اس کو بطور نشان کے اس اشتہار میں پیش کیا گیا ہے اس لئے سب سے پہلے میں بھی اسی کا ذکر کرتے ہوئے اسی پسر کے متعلق جو الہامات حضرت مرزا صاحبؑ پر نازل ہوئے انہیں ذیل میں درج کرتا ہوں مجھے قوی امید ہے کہ آپ جیسا منصف مزاج انسان ضرور ان سے فائدہ اٹھائے گا۔

پہلا نشان | یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"الہام کے موافق مباہلہ کے بعد (اس کا اشارہ مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ کی طرف ہے۔ ناقل) ہمیں ایک لڑکا عطا کیا جس کے پیدا ہونے سے تین لڑکے ہمارے ہو گئے یعنی دوسری بیوی سے (اس لڑکے کا نام شریف احمد تھا جس کی پیدائش کے متعلق بھی پہلے سے ہی الہام شائع کر دیا تھا اور اسی کے مطابق یہ لڑکا پیدا ہوا تھا جس کی پیدائش نے الہام کی سچائی ثابت کر دی۔ ناقل) اور نہ صرف یہی بلکہ ایک چوتھے لڑکے کے لئے متواتر الہام کیا اور ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا جب تک اس الہام کا پورا ہوتا بھی نہ سن لے اب اس کو چاہیئے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے تو دعا سے اس پیشگوئی کو ٹال دے"۔ ضمیمہ انجام آتھم صہ ۵۸

مکرمی! آپ (اور اب تمام قارئین کرام) ٹھنڈے دل سے اس امر پر غور فرمائیں کہ حضورؑ کا یہ چوتھا لڑکا مبارک احمد ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوتا ہے لیکن اس کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو شائع کی جاتی ہے گویا یہ الہامی پیشگوئی قریباً ۲½ سال بعد پوری ہوتی ہے ظاہر ہے کہ پیشگوئی شائع کرنے کے وقت کوئی حمل نہیں تھا کہ جس سے قیاس کر کے اس قسم کی پیشگوئی کی جاسکے پھر یہ بھی قابل غور بات ہے کہ انسانی زندگی قطعاً قابل اعتبار چیز نہیں کوئی انسان یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ وہ فلاں مدت تک ضرور زندہ رہے گا لیکن حضرت مرزا صاحبؑ کا یہ الہام صرف انہی کی زندگی کی ضمانت نہیں دے رہا بلکہ اس کے ساتھ ہی ان کی بیوی کی زندگی کی بھی ضمانت دے رہا ہے پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ان دونوں کی زندگی میں خواہ کتنی ہی لمبی کیوں نہ ہو جائے مزید اولاد بھی ضرور پیدا ہو اور پھر ان میں لڑکا بھی ضرور ہو ہوسکتا ہے کہ صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں لڑکا کوئی ہو ہی نہ۔ یا تمام حمل ساقط ہی ہوتے رہیں لیکن الہام ان تمام مندرجہ بالا احتمالات کو باطل ثابت کرتے ہوئے اڑھائی سال قبل تین کے بعد چوتھے لڑکے کے پیدا ہونے کی حتمی طور پر بشارت دیتا ہے اور ایسا وہی کر سکتا ہے جس کے ہاتھ میں تمام قدرتیں ہوں اور وہ کسی بات سے بھی عاجز نہ ہو اور ایسی ہستی صرف ایک ہی ہے

جس کو اللہ کہتے ہیں اور وہ اپنے ایسے ہی بندہ کو ایسے غیب پر مطلع کر سکتا ہے جو اس کے ہاں مقبول ہو اور پھر اس غیب کی خبر کو پورا کر کے بھی دکھلا دے یہ اسی کی قدرت نمائی ہے ورنہ عاجز انسان کی کیا مجال کہ ایسا دعویٰ کر سکے یا اگر کرنے کی جرأت بھی کرے تو پھر اسے وقوع میں بھی لا سکے۔

دوسرا نشان

مکرمی! آپ جانتے ہیں کہ موت اور حیات خدا تعالےٰ کے ہی قبضہ میں ہے ایسی پیشگوئی جو کسی انسان کی حیات اور موت کا فیصلہ کر رہی ہو اس کے متعلق تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے اب اس اصل کو مدنظر رکھ کر آپ حضرت مرزا صاحبؒ کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور فرمائیں

" اور ہم عبد الحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مریگا جب تک اس الہام کا یعنے چوتھے لڑکے کے پیدا ہونے کا۔ناقل) پورا ہونا بھی نہ سن لے اب اس کو چاہیئے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے اگر اس کا کچھ تعلق ہے۔ناقل) تو دعا سے اس پیشگوئی کو ٹال دے"

کیا عبد الحق کی حیات کا فیصلہ حضرت مرزا صاحبؒ کے ہاتھ میں تھا انہیں خود بھی معلوم نہیں کہ چوتھے لڑکے کی پیدائش کی بشارت دینے والا الہام کتنے عرصہ کے بعد پورا ہو گا بہر حال حضورؑ کی پیشگوئی نے اس بات کا تو حتمی فیصلہ کر دیا کہ مولوی عبد الحق غزنوی کم از کم چوتھے لڑکے کی پیدائش تک تو ضرور زندہ ہی رہے گا اس سے قبل وہ مر سکتا ہی نہیں اور واقعہ ہے کہ وہ نہیں مرا۔ ۱/۲ ۱۲ سال کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے اور اس پیشگوئی کے مطابق تو بہر حال اس نے کم از کم ۱/۲ ۲ سال تک تو ضرور زندہ رہنا تھا اور وہ رہا حالانکہ کسی انسان کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایک دن کے لئے بھی زندہ رہے گا کئی انسان اچھے بھلے اور تندرست نظر آتے ہیں لیکن اچانک ایک منٹ میں حرکت قلب بند ہونے سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں کئی کسی مکان کے گرنے سے اس کے ملبے میں دب کر ہلاک ہو جاتے ہیں کسی پر آسمان سے بجلی گر کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے اور کوئی کسی اور حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے غرضیکہ انسانی زندگی ہر لمحہ ختم ہونے کے خطرہ میں رہتی ہے صرف خدا ہی جو عالم الغیب ہے اور جو زندگیوں کو قائم رکھنے پر قدرت تام

رکھتا ہے کسی کی زندگی کے قائم رکھنے کے متعلق اپنے کسی بندہ کو اطلاع دے سکتا ہے پس مولوی عبدالحق غزنوی کا چوتھے لڑکے کی پیدائش تک نہ مرنا بھی حضرت مرزا صاحبؑ کے تعلق باللہ پر زبردست شہادت بہم پہنچا رہا ہے اور ساتھ ہی ان کے دعویٰ ماموریت کی صداقت پر بھی برہان ساطع کا کام دے رہا ہے۔

تیسرا نشان مولوی عبدالحق غزنوی کے متعلق ایک اور زبردست نشان

اس ضمن میں غیر مناسب نہ ہوگا اگر میں مولوی عبدالحق غزنوی کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ کے مندرجہ ذیل الفاظ کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کراؤں۔ فرماتے ہیں:۔

"واجب ہے کہ اولاد کے لئے دن رات ہمت کرتے رہو پھر اگر کوئی مردہ لڑکی ہی پیدا ہو تو بے شک کہہ دینا کہ مباہلہ کا اثر ہے افغانی جرگہ میں یہ بات سنی جائے گی۔"

یہ الفاظ حضورؑ نے اس وقت لکھے جب عبدالحق نے اپنے بھائی کے مرنے پر اس کی بیوہ سے نکاح کرنے کو مباہلہ کا اثر بتلاتے ہوئے اس سے اولاد ہونے کی امید ظاہر کی تھی لیکن کوئی اولاد نہیں ہوئی اور وہ حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق ابتر ہی مرا اب جائے غور ہے کہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ رحموں پر بھی صرف خدا کا ہی تصرف ہے حضرت مرزا صاحبؑ یا کسی اور انسان کا اس میں کیا دخل ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں بے کار کر دے وہی اپنی شان میں فرماتا ہے ویجعل من یشاء عقیما سو اسی نے پیشگوئی کے مطابق اس کو زندگی بھر بے اولاد رکھا اور ابتر ہونے کی حالت میں ہی اسے اس دنیا سے رخصت کیا۔

چوتھا نشان

چوتھا لڑکا مبارک احمد جب پیدا ہونے والا تھا تو حضرت مرزا صاحبؑ کو الہام ہوا۔ انی اسقط من اللہ و اصیبہ۔ اس الہام کے معنی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔"

چنانچہ دوسری بات پوری ہوگئی یعنی یہ لڑکا نو برس کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی فوت ہوگیا چنانچہ تاریخ پیدائش ۱۴ جون ۱۸۹۹ء اور تاریخ وفات ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ہے ذرا غور فرمائیں کہ کیا اس قسم کے غیب پر مطلع ہونا اور پھر اس کو حتمی طور پر شائع بھی کردینا اور پھر اس کا اسی طرح وقوع میں بھی آجانا کیا انسانی قیاسات سے بالا نہیں کیا ایسے نشانات اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ملہم کے منجانب اللہ ہونے پر یقینی دلیل کا کام نہیں دیتے۔

پانچواں نشان | پانچواں نشان اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اس لڑکے کی پیدائش کے بارے میں الہام کے ساتھ ہی یہ الہام بھی ہوا کفیٰ ھذا یعنی یہی لڑکا کافی ہے اس کے بعد اب کوئی اور لڑکا پیدا نہیں ہوگا چنانچہ واقعہ بھی یہی ہے کہ حضورؑ کے گھر میں اس لڑکے کے بعد کوئی اور لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ اس کے متعلق فیصلہ کرنا بھی انسانی مقدرت سے باہر ہے صرف خدا کا علم ہی ایسے امور کا احاطہ کرسکتا ہے۔

اشتہار تبصرہ میں دوسری اہم پیشگوئی | حضرت مرزا صاحبؑ اپنے اشتہار تبصرہ میں فرماتے ہیں :-

" اللہ تعالیٰ نے ایک الہام میں مجھے مخاطب کرکے فرمایا انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما یعنی میں تجھے راحت دوں گا اور میں تیری قطع نسل نہیں کروں گا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کروں گا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں "

برادرم! دیکھ لیں (اور اب دیگر قارئین کرام بھی دیکھ لیں) کہ فی الحقیقت یہ پیشگوئی کس شان اور قوت کے ساتھ پوری ہوئی ہے ڈاکٹر عبدالحکیم نے تو یہ پیشگوئی کی تھی " مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائے گی " لیکن حقیقت اس کے بالکل الٹ ثابت

ہوئی یعنی حضرت مرزا صاحب کے اپنے مذکورہ الہام کے مطابق حضورؑ کی جسمانی اور روحانی نسلیں ساری دنیا میں پھیل گئی ہیں اور فی الحقیقت ایک بھاری قوم آپ کے ذریعہ تیار ہوگئی ہے لمبی عمر پانے والے اس نظارے کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں اس کے برعکس خود ڈاکٹر مذکور کی جڑ بنیاد اکھڑ گئی کاش ایسے تمام لوگ اس عظیم الشان نشان سے حقیقی فائدہ اٹھائیں اور حضورؑ کے دامن سے وابستہ ہو کر اور آپ سے روحانی تعلق پیدا کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔

اشتہار "تبصرہ" میں تیسرا نشان

ملک میں سخت طاعون پھیلنے کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کر دے گی۔ معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چاردیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا گویا اس دن یہ گھر نوحؑ کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا۔"

دونوں پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئیں ۱۹۰۸ء میں طاعون نے بھی بڑی شدت سے حملہ کیا اور لاکھ کے قریب جانیں اس کا شکار ہوئیں لیکن اس کے ساتھ جو دوسری پیشگوئی حضورؑ اور حضورؑ کے گھر والوں کے محفوظ رکھنے کے متعلق تھی وہ بھی بڑی شان سے پوری ہوئی یعنی حضورؑ اور حضورؑ کے گھر کے تمام مکین طاعون سے محفوظ رہے مقام غور ہے کہ کیا حضورؑ کے گھر کی اینٹیں یا لکڑی یا لوہا وغیرہ طاعون پروف تھا کیا اس کے مکینوں کے اجسام طاعون پروف تھے کہ طاعون کے کیڑے ان پر اثر نہیں کر سکتے تھے کیا یہ صریح تصرف الٰہی نہ تھا جس نے ان تمام لوگوں کو سارے زمانہ طاعون میں جو کئی سالوں تک پھیلا ہوا تھا طاعون سے محفوظ رکھا کیا اس حقیقت کا انکار کیا جا سکتا ہے کہ خدا جس کی حکومت کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہے اسی نے

طاعونی کیڑوں کو حکم دیا ہوا کہ تم نے حضرت مرزا صاحبؑ اور ان کے مکان میں رہنے والوں پر حملہ آور نہیں ہونا نہیں ہرگز اجازت نہیں کہ ان کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا۔ سو انہوں نے اتینا طائعین کہتے ہوئے اس الہٰی حکم کی تعمیل کی اور حضرت مرزا صاحبؑ اور ان کے گھر میں رہنے والوں کے جسموں میں داخل ہونے سے اجتناب کیا۔

برادرم! اب یہ ایسے عظیم الشان نشان ہیں اگر کوئی ان سے فائدہ اٹھانا چاہے تو باسانی اٹھا سکتا ہے کیونکہ ان تمام میں خالصتاً خدا کی قدرت کا ہاتھ ہی کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جو ہمیشہ اپنے مقبول بندوں کی تائید اور حفاظت میں اٹھا کرتا ہے۔

اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کے متعلق پیشگوئیاں

حضورؑ کے اشتہار "تبصرہ" میں جو الہامات پیش کئے گئے ہیں ان کی تفصیل بیان کرنے کی صورت میں تو مضمون طول پکڑ جائے گا اس لئے اس کے ماحصل کے بیان پر ہی اکتفا کرتا ہوں اور وہ یہ کہ جس طرح پہلے عوام میں رسوخ رکھنے والے اور بڑی بڑی طاقتوں کے مالک تیرے مخالفین اپنی ان تمام کوششوں اور منصوبوں میں ناکام و نامراد رہے ہیں جو انہوں نے تجھے تباہ و برباد کرنے کے لئے باندھے تھے اسی طرح اب بھی جو تیرے خلاف تدبیریں کر رہے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم وغیرہ اسی طرح وہ بھی اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہی رہیں گے اس کے بعد حضورؑ کو جو بلند مقام اہل دنیا کی نظروں میں حاصل ہوا اس کا الہامات میں ذکر ہے ان میں صرف ایک فقرہ خاص طور پر قابل تشریح ہے جو کہ آپ کو بھی کھٹک رہا ہے اور وہ فقرہ یہ ہے:۔

"اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ خدا نے اپنے ذمہ جو کام لیا ہوا ہے وہ ڈاکٹر عبدالحکیم اور دیگر تمام دشمنوں کو جھوٹا ثابت کرنا ہے اب حضرت مرزا صاحبؑ کا ذہن

الہام میں عمر بڑھانے کے الفاظ سے اسی طرف جا سکتا تھا کہ دشمن جھوٹا اسی وقت ثابت ہو گا جب حضورؑ کی عمر بڑھ جائے گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ خدا بھی ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اسی طریق کو اختیار کرتا جس کی طرف حضرت مرزا صاحبؑ کا ذہن گیا اس کے پاس تو ایسا کرنے کے لئے لاتعداد طریقے ہیں ان میں سے وہ جس طریق کو چاہے اختیار کر سکتا ہے چنانچہ اس نے اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایسا تصرف کیا کہ ڈاکٹر مذکور کے شیطان نے اپنے تمام پہلے الہامات کو منسوخ کر کے آخری الہام میں حضرت مرزا صاحبؑ کی موت کی تاریخ ۴ راگست ۱۹۰۸ء متعین کر دی جس نے غلط ثابت ہو کر اس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا اور چونکہ جھوٹا ثابت کرنا ہی پیشگوئی کا اصل مقصد تھا اور وہ بغیر عمر بڑھانے کے ہی جب پورا ہو گیا تو عمر بڑھانے کی ضرورت ہی نہ رہی الہام میں عمر بڑھانے کا لفظ ہی بتلا رہا ہے کہ عمر کے متعلق جو میعاد خدا تعالےٰ نے خود حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات میں بتلائی ہوئی تھی اس کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تھا جیسا کہ الہام قرب اجلك المقدر وقلّ میعاد ربّك اور کوری ٹنڈ والے خواب سے ظاہر ہو رہا تھا لیکن ڈاکٹر مذکور نے چونکہ اسی مدت میں موت واقع ہونے کی پیشگوئی کر دی تھی اس لئے ضروری تھا کہ حضورؑ کی تسلی کے لئے الہامات میں عمر بڑھانے کا ذکر بھی آ جاتا تا حضورؑ مطمئن رہیں باقی خدا تو جانتا تھا کہ اس کا جھوٹا ہونا دوسرے طریق سے ثابت ہو جائیگا جو ہو گیا جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ایڈیٹر پیسہ اخبار جیسے عنید سے عنید دشمنوں نے بھی اس کا اعتراف کیا۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم کی چاروں پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں (۱) حضرت مرزا صاحبؑ کی وفات اس کی مقررہ کردہ تاریخ پر نہیں ہوئی (۲) حضرت مرزا صاحبؑ پھیپھڑے کی مرض سے فوت نہیں ہوئے (۳) حضرت مرزا صاحبؑ کی جڑ بنیاد نہیں اکھڑی (۴) اس کو خود کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی بلکہ اس کی اپنی جڑ بنیاد اکھڑ گئی اور وہ خود پھیپھڑے کی مرض سے ہلاک ہوا۔

پہلی پیشگوئی کے متعلق شبہ کرنے والے سوچیں کہ باقی تین کا جھوٹا ثابت ہونا کیا پہلی کو بھی جھوٹا ثابت نہیں کرتا اور اس امر پر روشنی نہیں ڈالتا کہ فی الحقیقت ڈاکٹر مذکور کا شیطان حضرت مرزا صاحبؑ کے الہامات سے ہی سرقہ کر کے اپنے قیاسات سے پیشگوئیاں کر رہا تھا جن سب کو اس کے آخری قیاس نے غلط ثابت کر دیا عمر کو بڑھا دینے والے الہام کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس وقت ڈاکٹر مذکور نے حضورؑ کی موت کے لئے تین سال کی میعاد مقرر کی اسی وقت موت مقدر ہی ہو لیکن اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر مذکور کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اسے بڑھا دیا ہو اسی طرح چودہ ماہ والی میعاد اور ۴ر اگست تک والی میعاد کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے خدا عمر کو بڑھاتا چلا گیا لیکن جونہی اس نے ۴ر اگست کی تاریخ معین کر دی تو اللہ تعالےٰ نے بھی آپ کو ۲۶ر مئی کو اپنے پاس بُلا کر ڈاکٹر مذکور کو جھوٹا ثابت کر دیا اس جگہ حضورؑ کے دو الہاموں کا ذکر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہو گا ایک تو وہ ہے جو قریباً ۱۵ر مارچ ۱۹۰۵ء کو حضورؑ کی طرف سے شائع ہوا جو یہ ہے :-

"بادشاہِ وقت پر جو تیر چلاوے اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"۔

(دیکھو تذکرہ صفحہ ۴۰۷)

چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے آپ پر ایک تیر چلایا جس سے وہ آپ کو اور آپ کے سلسلے کو تباہ کرنا چاہتا تھا لیکن اسی تیر سے یعنی اپنے ہی الہام سے وہ جھوٹا ثابت ہو گیا اس نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ مرزا پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہو گا چنانچہ وہ خود پھیپھڑے کی مرض سے ہلاک ہوا گویا یہ تیر بھی اسی پر پڑا۔ اسی طرح اس نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائے گی اور اپنے متعلق لکھا YOU WILL SUCCEED اس الہامی تیر کا نشانہ بھی وہ خود ہی بنا اور اسی کی جڑ بنیاد اکھڑ گئی اور کامیابی کی بجائے ناکامی کے گڑھے میں گرا۔ اس کے مقابلے میں سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کی جڑ بنیاد بجائے اکھڑنے کے دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے اور آپ کی جماعت روز بروز کامیابیوں سے ہمکنار ہو رہی ہے حضرت مرزا صاحبؑ

کی موت کے متعلق جن پیشگوئیوں کے تیر ڈاکٹر عبدالحکیم نے چلائے وہ اسی پر پڑے اور انہوں نے اسے جھوٹا ثابت کر کے اس کے اخلاق اور روحانی چہرے پر ذلت اور رسوائی کی ایسی گہری سیاہی مل دی کہ ساری عمر اس سے وہ دھل نہ سکی۔

اس کے علاوہ دسمبر ۱۹۰۵ء کو مندرجہ ذیل الہام حضورؑ کو ہوتا ہے:۔

"یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا"

الہام کے الفاظ "یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا" بتلا رہے ہیں کہ آپ کی زندگی میں کوئی ایسا واقعہ پیش آنے والا ہے جو تین دفعہ دوہرایا جائے گا۔ حضورؑ کی یہ الہامی پیشگوئی بھی ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئیوں سے پوری ہوئی۔ حضورؑ کا یہ الہام ڈاکٹر عبدالحکیم کی پہلی پیشگوئی پر مشتمل تھا چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے پہلی پیشگوئی حضورؑ کی وفات کے متعلق ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو کی جس کی میعاد تین سال بتلائی پھر اس نے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو دوسری پیشگوئی شائع کی اور اس کی میعاد ۱۴ ماہ رکھی پھر تیسری پیشگوئی ۱۶ر فروری ۱۹۰۷ء کو شائع کی اور اس میں لکھا کہ "مرزا ۲۱ر ساون ۱۹۶۵ء مطابق ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائے گا۔

اگر یہ تینوں پیشگوئیاں قائم رہتیں تو حضورؑ کی وفات پر ان کا سچا ہونا ثابت ہو جاتا لیکن حضورؑ کی دسمبر ۱۹۰۵ء والی پیشگوئی میں یہ بتلایا گیا تھا کہ کوئی امر تین دفعہ دوہرایا جائے گا اور ان تینوں کے بعد تمہارا واقعہ ہوگا جس کا مطلب واضح ہے کہ ان تینوں کو جھوٹا ثابت کرنے کے بعد حضورؑ کی وفات کا واقعہ پیش آنا تھا چنانچہ اس نے جو چوتھی پیشگوئی شائع کی اس کے غلط ثابت ہونے سے پہلی تینوں پیشگوئیاں غلط ثابت ہو گئیں کیونکہ چوتھی پیشگوئی اس کی یہ تھی کہ ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب فوت ہوں گے لیکن حضورؑ کی وفات ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی جس نے اس کی پہلی تینوں پیشگوئیوں کو غلط ثابت کر دیا چنانچہ اس چوتھی پیشگوئی کے متعلق حضورؑ کے مندرجہ ذیل الفاظ اخبار بدر مورخہ ۱۹ر مئی ۱۹۰۸ء صـ۷ کالم ۲ و ۳ میں اس طرح شائع ہوئے ہیں:۔

ھ سے قریباً ۶ ماہ قبل ہوا تھا جو ایک عظیم الشان پیشگوئی

"عرب صاحب عبد الحی نے عرض کیا میں پٹیالہ سے آیا ہوں عبد الحکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ آنیوالے ۱۴ ساون (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو آپ کی وفات ہو جاوے گی لیکن پٹیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔ حضرت نے فرمایا:۔
کل یعمل علیٰ شاکلتہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ
راست باز کون ہے"

چنانچہ حضورؑ کے ان الفاظ کی صداقت اس طرح ثابت ہوگئی کہ حضورؑ کی وفات حضورؑ کے اپنے الہاموں کے مطابق ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو وقوع میں آئی جس سے ڈاکٹر عبد الحکیم کا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہوگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مکرمی! آپ نے "کو" اور "تک" کا جو فرق ہماری طرف سے پیش کیا جاتا ہے اس کے متعلق ہمارے استدلال کو غلط ثابت کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحبؑ کی کتاب "حقیقت الوحی" صفحہ ۱۸۵ کے حاشیہ کی ایک تحریر پیش کی ہے اوّل تو یاد رہے کہ یہ فرق صرف ہم ہی پیش نہیں کر رہے بلکہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں ہمارے دشمنوں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے انہوں نے بھی ہماری طرح استدلال کیا ہے کہ "کو" نے پیشگوئی کو غلط ثابت کر دیا ہے لیکن بہر حال چونکہ آپ نے حضرت مرزا صاحبؑ کی تحریر پیش کی ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اس کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالوں سو واضح ہو کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے آپ کی پیش کردہ تحریر بطور مطلق اصول کے نہیں لکھی بلکہ آپ کی بعض پیشگوئیوں پر مخالفین کی طرف سے وارد کردہ اعتراضات کے جواب میں آپ نے لکھی ہے جیسا کہ حقیقت الوحی کے اسی صفحہ کے متن سے ظاہر ہے۔ وعید کی پیشگوئیوں کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ کا مذہب اگر آپ مدنظر رکھیں گے تو آپ کی پیش کردہ عبارت کا صحیح مفہوم آپ پر بآسانی واضح ہو جائے گا۔ حضورؑ کا مذہب اس بارے میں یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی موت یا کسی عذاب وغیرہ کے متعلق پیشگوئی کی جائے تو وہ اس کی توبہ اور رجوع

سے یا تو بالکل ٹل جاتی ہے اور اگر توبہ اور رجوع مستقل طور پر قائم رہے یا اس وقت تک ملتوی رہتی ہے جب تک اس شخص کی توبہ یا رجوع قائم رہے اگر وہ توبہ یا رجوع کی شرط کو توڑ دے تو پھر اس پر وہی سزا وارد ہو جاتی ہے ظاہر ہے کہ وہ سزا مقررہ میعاد کے بعد ہی واقع ہو گی کیونکہ مقررہ میعاد تو اس نے توبہ یا رجوع کے ذریعہ بغیر سزا کے گذاری چنانچہ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کا یہی حال ہوا اس کے لئے ۱۵ ماہ کی میعاد تھی بشرطیکہ وہ رجوع نہ کرے۔ اب میعاد کے اندر تو اس نے رجوع کر لیا جیسا کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے دلائل سے اس کا رجوع ثابت کر دیا۔ اب میعاد تو گذر گئی لیکن اس میعاد کے گذر جانے کے بعد اس نے حق پوشی سے کام لینا شروع کر دیا اس لئے حضورؑ کے اس اعلان کے بعد کہ اگر یہ حقیقت چھپانے پر مصر رہا تو وہ سزا اس پر وارد ہو جائے گی چنانچہ سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کے آخری اشتہار کے بعد وہ جلد ہی موت کا شکار ہو گیا۔ اسی حقیقت کی وضاحت کے لئے حضورؑ نے حاشیہ پر وہ عبارت لکھی جو آپ نے پیش کی ہے۔ احمد بیگ کے داماد کا رجوع مستقل ثابت ہوا۔ اس لئے سزا سے وہ اپنی زندگی میں بچا رہا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کا معاملہ تو اس سے بالکل جدا ہے جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ اس کی ایک نہیں بلکہ چار دن پیشگوئیاں غلط نکلیں پھر اس کی مقررہ میعاد کے بعد حضرت مرزا صاحب کی وفات نہیں ہوئی بلکہ پہلے ہوئی اور ہوئی بھی حضرت مرزا صاحبؑ کے اپنے الہامات کے مطابق اس لئے یہاں حقیقت الوحی میں بیان کردہ اصل کس طرح چسپاں ہو سکتا ہے آپ کے دوسرے خط میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب یہ ہے کہ مامور الٰہی جو دعویٰ بھی اللہ تعالےٰ سے حاصل کردہ الہام کی بناء پر کرتا ہے ان سب کو صحیح تسلیم کرنا ضروری ہے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے دعاوی میں ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ وہ زمرۂ انبیاء کے فرد ہیں ان کا دعویٰ یہی ہے کہ وہ زمرۂ اولیاء کے ہی فرد ہیں گو ان میں سرفہرست ہیں کیونکہ مسیح اور مہدی کے متعلق ایسی ہی پیشگوئی ہے کہ وہ خاتم الاولیاء ہو گا غلط دعویٰ منسوب کرنے والے کے اعمال کا محاسبہ کرنے والا خدا ہے اس کی نیت اور اجتہاد پر اس کا دارومدار ہوتا ہے جس کو خدا کے سوا کوئی

اور نہیں جانتا۔ ہمارا فرض یہی ہے کہ اس پر اس کی غلطی کو واضح کرنے کی کوشش کرتے رہیں کیونکہ غلطی آخر غلطی ہی ہے جس کا خمیازہ انسان کو لازماً کسی نہ کسی رنگ میں بھگتنا ہی پڑتا ہے۔ امید ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئیوں کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی پوزیشن کو واضح اور صاف کرنے کے لئے یہ مضمون ہر قسم کے شبہات کو دور کرنے میں ممد ثابت ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

نوٹ:۔ عارضی توبہ یا رجوع سے سزا کا ٹل جانا قرآن کریم کی مندرجہ ذیل دو آیات سے ثابت ہے سورۃ دخان میں فرمایا۔ قریش پر جب پیشگوئی کے مطابق عذاب وارد ہوا تو انہوں نے دعا کی ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون انّٰى لهم الذكرى وقد جاءهم رسول مبين ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون انا كاشفوا العذاب قليلا انكم عائدون دیکھ لیں باوجود اسکے کہ خدا جانتا ہے کہ یہ لوگ عذاب کو اٹھا لینے کے بعد پھر کفر کی طرف ہی لوٹ جائیں گے پھر بھی ان کے رجوع کرنے پر عذاب اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم دوبارہ پھر پکڑیں گے۔ اسی طرح فرعون اور اس کی قوم کو جب عذاب پکڑتا تھا تو وہ حضرت موسےٰؑ کو کہتے یا ایها الساحر ادع لنا ربك بما عهد عندك اننا لمهتدون فلما كشفنا عنهم العذاب اذا هم ينكثون دیکھیے حضرت موسےؑ کو ساحر کہہ کر پکارتے ہیں باوجود اس کے رجوع کرنے پر عذاب اٹھا لیا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ اپنے عہد ہدایت پانے پر قائم نہیں رہیں گے۔

بعض دیگر ملہمین کی پیشگوئیوں کا بھی غلط نکلنا

میں نے بتلایا ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم آف پٹیالہ پہلے مدعی الہام نہیں تھے جنہوں نے اپنے الہامات کی بناء پر سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کے دعاوی کو باطل ثابت کرنے کے لئے حضورؑ کی ہلاکت وغیرہ کی پیشگوئیاں کی ہوں بلکہ ان سے قبل بھی بعض ملہمین ایسے ہو چکے تھے جنہوں نے میدان مقابلہ میں نکل کر حضورؑ کی تباہی اور حضورؑ کے سلسلہ کے تتر بتر ہونے کی پیشگوئیاں

سیدنا حضرت مرزا صاحب کے صادق ہونے پر مہر ثبت کر گئے

کی تھیں لیکن ڈاکٹر عبد الحکیم کی طرح وہ خود ہی اپنی پیشگوئیوں کا شکار ہو کر اپنے کاذب ہونے اور مہر ثبت کر گئے ذیل میں ایک مثال قارئین کرام کے فائدہ کے لئے درج کی جاتی ہے:۔

ددالمیال میں ایک شخص فقیر مرزا کے نام سے مشہور تھا اس کو صاحب الہام وکشف ہونے کا دعویٰ تھا علاوہ ازیں عرش تک رسائی کا بھی وہ مدعی تھا اس نے ددالمیال کے ۱۲ اشخاص کے سامنے مندرجہ ذیل تحریر لکھ کر دی ان اشخاص کے دستخط اس کی تحریر پر بطور گواہ ثبت ہیں۔ تحریر حسب ذیل ہے:۔

"منکہ مرزا ولد فیض بخش قوم اوان سکنہ ددالمیال علاقہ کہون تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم کا ہوں میں اس اقرار کو رو برو اشخاص ذیل لکھ دیتا ہوں کہ میں نے بارہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور خود عرش معلی تک میرا گذر ہوا اور یہ مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوے میں جھوٹے ہیں اور الہام کے ذریعہ مجھے بتایا گیا کہ میرزا غلام احمد صاحب کا سلسلہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ تک ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور بڑے سخت درجہ کی ذلت وارد ہوگی جسے تمام دنیا دیکھے گی اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی یعنی اگر میرزا کا یہ سلسلہ اور عروج ۲۷ رمضان ۱۳۲۱ھ تک قائم رہا یا ترقی کی تو میں ہر قسم کی سزا قبول کرنے کو تیار ہوں اشخاص ذیل کو اختیار رہے کہ خواہ مجھے سنگسار سے قتل کریں یا کوئی اور سزا مقرر کریں مجھے ہرگز انکار نہ ہوگا اور نہ میرے وارثان کو اختیار ہے کہ میری سزا میں کسی قسم کی حجت پیش کرکے میرے سزا دینے والوں کے مزاحم ہوں لہذا میں یہ چند سطور بطور اقرار نامہ لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے اور کل مجھے انکار کرنے کی گنجائش نہ رہے اور تمام دنیا میں حق و باطل میں تمیز ہو جاوے اور خلق خدا اس واقعہ سے ایک سبق حاصل کرے خصوصاً میرے اہل شہر کو نہایت فائدہ مند اور عبرتناک نظارہ ہے پس ایک مہینے میں یہ فیصلہ ظاہر ہو جاوے گا۔ المرقوم ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۱ہجری"

نتیجہ اس کی پیشگوئی کا یہ نکلا کہ یہ شخص پورے ایک سال کے بعد یعنے رمضان ۱۳۲۲ھ کی ۷ تاریخ کو نہ صرف خود طاعون سے ہلاک ہو گیا بلکہ اس کے گھر کا بھی ساتھ ہی صفایا ہو گیا سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کا سلسلہ تتر بتر ہونے کی بجائے خدا کے فضل سے دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے لیکن اس کے بالمقابل فقیر مرزا کا اپنا نام ونشان مٹ گیا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار